خلاصہ
فقہ اسلامی
Prize Re 1/-
قیمت ایک روپیہ

منظور شدہ برائے لاہور ریجن ۱۱۵۷۹/۶۳ء، پشاور ریجن ۲۹۳/۶۱ء

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

خلاصۂ

# فقہ اسلامی

از قلم

قاضی محمد زاہد الحسینی

مؤلف تفسیر تعلیم القرآن، آئینِ وراثت وغیرہ

دار الارشاد — کیمبل پور

بار سوم

(مطبوعہ عام پریس پشاور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# انتساب

اس دینی خدمت کو اپنے قبلہ محترم حضرت علامہ محی الدین، الحاج قاضی محمد غلام جیلانی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے نام نامی سے منسوب کر کے اللہ تعالیٰ سے ملتجی ہوں کہ اس کا ثواب مرحوم کی روح پر فتوح کو پہنچائے۔

محتاج دعا

محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ

## نوٹ!

۱- ہر ضروری مسئلہ کی تشریح کسی محقق عالم دین سے پوچھ لیں۔

۲- کوئی فتویٰ طلب کرتے وقت واپسی خط ارسال کریں۔
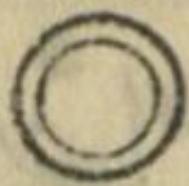
۱۳۷۱ھ کی بات ہے کہ احقر نے دیکھا کہ اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پاکستان ایک آزاد جمہوریہ اسلامیہ بن رہا ہے، اس کے باشندوں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ فقہ اسلامی کے حنفی مسلک کے تمام مسائل سے ضروری واقفیت حاصل کریں۔ جو کہ یہاں کے ننانوے فیصدی باشندوں کا مذہب ہے۔ مگر ایسی کوئی جامع اور مختصر کتاب اردو میں میری نظر سے نہ گذری۔ جو فقہ کے تمام ابواب کے خلاصہ پر مشتمل ہو۔ اس لئے محض دینی خدمت کے جذبہ سے متاثر ہو کر خلاصہ فقہ اسلامی کے نام سے ایک رسالہ مرتب کر دیا جو حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ کی تصدیق کے بعد شائع ہوا اور اتنا قبول ہوا کہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ اب پھر ضرورت پہلے سے زیادہ محسوس ہوئی اور اسے دوبارہ شائع کر دیا۔ مگر دوسرا ایڈیشن بھی قبول ہو کر ختم ہوا۔ اب تیسری بار شائع کیا جا رہا ہے۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے فقہ حنفی کے تمام مسائل سے ضروری واقفیت پیدا ہو جائے گی۔ طلباء دینیات اور قانون کے طلباء کے لئے مفید رسالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

قاضی محمد زاہد الحسینی

ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ، اپریل ۱۹۶۳ء

# فہرست مضامین

# کلمات سعادت از علامہ سید سلیمان صاحب ندوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاضل مصنف نے مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اکثر ابواب فقہ پر مختصر مسائل لکھے ہیں۔ جن سے مسلمانوں کو اپنے عمل میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ جہاں تک نظر پڑی مسائل صحیح معلوم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے، کہ مصنف کی یہ کوشش بارآور ہو اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔

سید سلیمان
۱۷ محرم ۱۳۶۳ھ

## ماخذ رسالہ

۱۔ شامی ۲۔ واقعات المفتین ۳۔ معین احکام ۴۔ کتاب الاعتبار
۵۔ تطہیر الشفقۃ راحۃ اذکار (۶) احکام القرآن ۷۔ بحرالرائق ۸۔ کتاب السجدیات
۹۔ الفرائض ۱۰۔ الاسعاف فی احکام الاوقاف ۱۱۔ کتاب الاموال
۱۲۔ حزب نت القرآن ۱۳۔ الجواہر المضیئۃ ۱۴۔ الجواہر المنیفہ ۱۵۔ فتح القدیر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فقہ حنفی کی حقیقت

خداوند تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس کی اصلاح کے لئے ہر زمانہ میں اپنے مخصوص اور پاک بندوں کو بھیجا۔ جنہوں نے لوگوں کو خداوند تعالیٰ تک پہنچانے کی راہ دکھائی۔ حتیٰ کہ سب سے آخری رسول، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے ساری دنیا کو نجات کا ابدی پیغام پہنچایا۔ جس کا نام قرآن مجید ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے اور وہ درست بھی ہے۔ کہ ہر وقت اور ہر ملک کے لئے مفید ترین قانون صرف قرآن مجید ہی ہے۔ چونکہ قرآن مجید اصول اور ضوابط کی کتاب ہے اور وہ ساری دنیا کے لئے ہے۔ اس لئے اس کی تشریح اور وضاحت جس طرح وہ پاک ہستی کر سکتی تھی۔ جس پر وہ نازل ہوا۔ اس طرح اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآن کریم کے اصولی احکام کی تشریح اور توضیح اپنی زبان فیض ترجمان سے فرما دی۔ جس کا نام حدیث ہے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتقاضائے بشریت اس دنیا میں محدود قیام کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپؐ نے اپنے زمانے میں واقع ضروریات کی تو تشریح فرما دی لیکن تاہم وہ جمیع وقعات کو شامل نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے ضرورت لاحق ہوئی کہ وہ لوگ جن کو خداوند تعالیٰ نے علم اور عقل سلیم سے سرفراز

فرمایا ہو۔ وہ غور و فکر سے کام ہے کہ ضروریات وقتی کو خدا اور اس کے رسُول کے ارشادات کی روشنی میں مدلل طور پر ثابت کریں اسی کا نام فقہ ہے۔

"فقہ قوانین اور احکام کے اس ادراک کا نام ہے جس کے ساتھ دلائل ہوں"

(مجمع الانہری صہ ۵)

"قانون سنت۔ قانون اجماع۔ قانون شوریٰ۔ قانون اجتہاد و قیاس۔ اور صدر حکومت کے فرامین اسی لئے ہیں تاکہ زمانے کے حالات پر غلبہ اور اقتدار حاصل کیا جا سکے۔ اور ہنگامی تبدیلیوں کا ساتھ دیا جا سکے۔

احکام القرآن للجصاص ج ۳ صہ ۲۳۴

**فقہ** کسی الگ قانون کا نام نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کریم کے جس حکم کی تشریح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اس کے ضمن میں دفعات اور جزیات کی تلاش اور ثبوت کا نام ہے۔ مثلاً قرآن شریف میں ہے انما الخمر رجس خمر نجس چیز ہے۔ لفظ خمر کی تعریف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی۔ کہ الخمر ما خامر العقل (بخاری) خمر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ چھپا لے۔ فقہائے کرام نے اس تعریف کو جب تیراہد بھنگ پر چسپاں کیا تو یہ تعریف اس پر بھی صادق آ گئی لہذا فرما دیا کہ بھنگ حرام ہے۔ یہ حکم جو بظاہر فقہ کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ دراصل قرآن ہی کا حکم ہے۔ جو حدیث اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا۔ جن بزرگ عقلمند، ذی علم افراد نے یہ کوشش کی ان کو مجتہد (دین کے راستے میں پوری کوشش کرنے والا) کہا جاتا ہے۔ آج اسلامی دنیا میں ان ہی کے ماننے والے ہیں۔ پاکستان

ہندوستان مصر و افغانستان ۔ ترکی افریقہ وغیرہ ممالک میں سب کے سب مسلمان امام اعظم کے مقلد ہیں۔

## مختصر حالات

آپ کا اسم گرامی نعمان باپ کا نام "ثابت" کوفہ کے رہنے والے ہجرت کے سنہ ۸۰ھ سال بعد پیدا ہوئے۔ صحابہ سے ملاقات کا شرف صرف آپ ہی کو دوسرے اماموں میں سے حاصل ہے۔ بہت بڑے عالم اور متقی تھے پچپن حج کئے۔ کئی سال تک عشاء کے وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ کپڑے کے تاجر تھے ساری عمر اشاعت دین میں گزار دی۔ شوال ۱۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ ۴۹۵ھ میں سلطان محمد خوارزمی نے آپ کی قبر پر ایک بہت بڑا گنبد بنا دیا اور ایک مدرسہ جاری کر دیا۔ امام اعظم کا لقب لوگوں سے آپ کو ملا۔ آپ کی وفات کے متعلق صحیح قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ آپ زید بن علی بن حسین کو منصور کے مقابلہ میں مستحق خلافت سمجھتے تھے اس لئے ابن ہبیرہ نے قضا کے عہدہ کو بہانا بنا کر آپ کو جیل خانہ میں زہر دلوا دیا۔ آپ کے جنازہ میں پچاس ہزار آدمیوں نے شرکت کی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ آپ کا مزار ہر زمانہ میں ہر قسم کے لوگوں کے ہاں مقام عزت اور احترام رہا۔ حتیٰ کہ نادر شاہ ایرانی نے حملۂ بغداد کے وقت فوج کا ایک دستہ مزار کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا تھا۔ صرف آپ کا ہی ایک مزار ایسا ہے جو بغداد کے ہر انقلاب میں محفوظ رہا (تاریخ بغداد، جلد دوم صہ۸۳) ناصر الدین "قاچار" ۔ الپ ارسلان ۔ نظام الملک شاہ سلجوقی نے آپ کے مزار پر حاضری دی۔

## فقہ حنفی کی اہمیت

امام اعظم رح ہمیشہ قرآن کریم، احادیث اور اقوال صحابہ کرام کو دلیل بناتے تھے۔ اگر ان میں کوئی حکم

واضح طور پر نہ ملتا تب قیاس فرماتے اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیتے تھے کہ اگر اس سے بہتر بات آپ کو مل جائے تو اس کو مان لیں۔ جواہر حنیفہ صفحہ ۶ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جو مفتی میری دلیل نہ جانتا ہو وہ فتویٰ نہ دے۔ اس لئے آپ کا فقہ ہمیشہ اسلامی حکومتوں میں نافذ العمل رہا۔ سلطان محمود غزنوی فقہ حنفیہ کے زبردست عالم تھے ... کتاب التفریدیہ ان کی تصنیف ہے۔ فیروز شاہ تغلق کے زمانے میں تاتار خانیہ فتاویٰ مرتب کیا گیا جو نہایت ہی کامل کتاب ہے۔ سلطان ٹیپو رحمۃ اللہ نے ایک کتاب تحفۃ المجاہدین خود لکھی تھی۔ اورنگ زیب رحمۃ اللہ کی ابدی یادگار فتاویٰ عالمگیری آج بھی تمام عالم اسلامی میں رہنمائی کا کام دے رہا ہے۔ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ سلطان نورالدین زنگی، ترک سلاطین اور آل تیمور سلاطین ہند سب کے سب حنفی تھے۔ آپ کا فقہ نظام عدل و حکومت کے لئے نہایت ہی موزوں اور بہتر ہے۔ جس پر الابانۃ و دیگر کتب واضح دلائل موجود ہیں۔ انگریزی دور کے قوانین کا اکثر حصہ فقہ حنفی سے استنباط شدہ ہے۔ ۱۷۹۱ء میں دو انگریز فاضلوں (جیمز اینڈرسن) اور (چارلس ہملٹن) نے ہدایہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ مشہور انگریز مقرر اڈمنڈ برک نے اقرار کیا ہے کہ اس کتاب کا (ہدایہ) میں دماغ کی ایک بڑی طاقت نظر آتی ہے یہ ایسا فلسفہ قانون ہے جس میں بہت باریکیاں پائی جاتی ہیں (صدق لکھنؤ ۱۲ اپریل ۱۹۴۵ء)

اس لئے فقہ حنفی کی آئین میں زیادہ ضرورت ہے۔ احقر نے تمام مسلمانوں کی دینی خدمت کے لحاظ سے ضروری مسائل کو اردو میں پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمانوں کو نفع بخشے۔ آمین۔

# "اِصطلاحات"

## عبادات کی اِصطلاحات

فرض :۔ جس کا ثبوت یقینی دلائل سے ہو مثلاً "پنجگانہ نماز۔

واجب :۔ جس کا ثبوت تو یقینی دلیل سے نہ ہو مگر عملی صورت میں وہ فرض کی طرح ہو جیسا کہ نماز "وتر"

فائدہ :۔ فرض کا انکار کفر ہے۔ مگر واجب کا انکار کفر نہیں، اگرچہ گناہ ضرور ہے۔

سُنّت :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کو ہمیشہ کیا ہو۔ اگرچہ کبھی چھوڑا بھی ہو جیسا کہ نماز ظہر کی سُنتیں۔

مستحب :۔ کبھی کبھی آپ نے کوئی کام فرمایا ہو جیسا کہ عصر کی پہلی سنتیں

مباح۔ جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہوں۔

رکن :۔ وہ لازمی امر ہے جو کہ عبادت کی ذات میں داخل ہو۔ مثلاً سجدہ نماز کے لئے۔

شرط :۔ وہ لازمی امر ہے جو ذات میں داخل نہ ہو۔ مثلاً" نماز کے لئے۔

حرام :۔ جس کی ممانعت یقینی دلیل سے ثابت ہو۔ جیسا کہ شراب

کا پینا۔
مکروہ تحریمی :۔ جس کی ممانعت ظنی دلیل سے ثابت ہو۔ جیسا کہ سوسمار کا کھانا۔

## مالی اصطلاحات

بائع بیچنے والے اور مشتری خریدنے والے کو کہتے ہیں۔
قیمت :۔ اس پہلی رقم کا نام ہے جو سودا کرتے وقت کہی گئی ہو۔ اور ثمن اس کا نام ہے جس پر فیصلہ ہوا۔ مثلاً ایک چیز کی قیمت دس روپے کہی گئی۔ مگر فیصلہ آٹھ پر ہوا۔ تو یہ پچھلا ثمن کہلائے گا۔
قرض :۔ بلا عوض کسی چیز کے کوئی رقم لی ہو اس کا نام ہے اور اگر کسی چیز کے بدلے میں رقم دینی ہو تو اس کا نام دین ہے۔ مثلاً کتاب لی اور اس کی قیمت ابھی تک ادا نہ کی۔

## فوجداری اصطلاحات

حد :۔ اس سزا کا نام ہے جو شریعت نے مقدار کے لحاظ سے مقرر کردی ہو۔ مثلاً چور کی سزا۔
تعزیر :۔ اس سزا کا نام ہے جو حاکم مسلم نے از خود مقرر کردی ہو۔ اس کی آخری حد ۳۹ کوڑے ہے۔
قصاص :۔ کسی کو قتل کے بدلے میں قتل کر دینے کا نام ہے۔ قصاص

دیّت :- قاتل سے روپیہ لے کر اس کو معاف کر دینا دیّت کہلاتا ہے (۴۰،۷۶ روپے)

ارش :- قصاص کے بغیر دوسرے تمام سزاؤں پر ارش کا لفظ بولا جاتا ہے۔

غرّہ :- اس جرمانے کا نام ہے جو حمل کے گرنے کی وجہ سے لازم ہو

جراحۃ :- جو زخم جسم کے کسی دوسرے حصے پر ہو۔

شجّہ :- اس زخم کو کہتے ہیں جو صرف منہ اور سر پہ ہو۔

## شرعی پیمانے

| | | | |
|---|---|---|---|
| درہم | تین ماشہ ۱/۵ ارتی | مثقال | ۴ ماشے ۴ رتی |
| صاع | تین سیر چھ چھٹانک | وسق | پانچ من اڑھائی سیر |
| ذراع | ڈیڑھ فٹ | میل | ایک میل انگریزی ۲۰۰ ۴ گز |
| فرسخ | شرعی تین میل | برید | انگریزی بارہ میل |

## عدالتی اصطلاحات

قاضی :- حکومت کی طرف سے فیصلہ کرنے کے لئے جسے مقرر کیا گیا ہو۔

حکم :- فریقین نے جس انسان کو اپنی رضا سے کسی جھگڑے میں

ثالث مقرر کیا ہو۔

**مفتی**:۔ قانون شریعت کو بتانے والے کو کہا جاتا ہے۔ جو مسائل کا جواب دے۔ خواہ واقعہ کے مطابق ہو یا نہ ہو اس لئے صرف فتویٰ پر حکم مرتب نہیں ہو سکتا۔

**محضر**:۔ مدعی کے تحریری دعویٰ اور نوعیت مدعیٰ علیہ کے جواب بالشہادۃ کو اور **سجل** حکم نامے کو کہتے ہیں۔

## مملکت اسلامیہ کے شہریوں کے نام

**مسلم**:۔ جو خداوند تعالیٰ کو واحد لاشریک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کو پیغمبر اور اصول اسلام کا ماننے والا ہو۔

**ذمی**:۔ مملکت اسلامیہ میں وہ غیر مسلم جو جزیہ (ٹیکس) ادا کرتا ہو۔

**مستامن**۔ جو غیر مسلم کسی غیر اسلامی ملک سے تجارت وغیرہ کی غرض سے اجازت حاصل کر کے داخل ہوا ہو۔ اسی طرح وہ مسلمان جو غیر اسلامی ملک میں تجارت وغیرہ کے لئے گیا ہو وہ مستامن کہلاتا ہے۔

## میراث کی اصطلاحیں

**علاتی**:۔ جن بہن بھائیوں کا باپ ایک ہو۔ اور مائیں الگ الگ۔

**اخیافی** :۔ ماں ایک ہو باپ جدا جدا ہوں۔

**کلالہ** :۔ ایسی میت کو کہتے ہیں جس کے وارثوں میں باپ اور بیٹا نہ ہوں۔

**ترکہ** :۔ جو مال تھوڑا یا بہت جس قسم کا بھی ہو وہ ترکہ میت میں داخل ہے۔ جس کا وہ موت کے وقت مالک تھا۔

# "عبادات" نماز

نماز سے پہلے طہارت بدن و لباس کا ہونا ضروری ہے۔ طہارت (پاکی، وضو اور غسل دونوں کو کہا جاتا ہے۔ نماز سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے۔ اس کے چار فرض۔ چودہ سنتیں اور دو مستحب ہیں۔

**فرض** :- منہ - پاؤں - ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا اور ¼ حصہ سر کا مسح کرنا۔

**سنتیں** :- نیت استنجا سے پہلے اور پیچھے بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا' ہاتھوں کا کلائیوں تک دھونا۔ مسواک۔ منہ اور ناک میں پانی ڈالنا۔ ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال' اعضاء کو تین مرتبہ دھونا سارے سر کا اور کانوں کا مسح کرنا ترتیب اور یکے بعد دیگرے جلدی دھونا

**مستحب** :- گردن کا مسح کرنا۔ اور اعضاء میں پہلے دائیں اعضاء کو دھونا۔

## مندرجہ ذیل کاموں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

جسم کے کسی حصہ سے نجاست کا نکل کر بہہ جانا۔ ہوا کا نکلنا۔ منہ بھر کر قے کرنا۔ پوری نیند۔ بے ہوشی۔ دیوانگی۔ نماز میں زور سے مرد اور عورت کے اعضائے مخصوصہ کا مل جانا۔

**استنجا** :- اگر پاخانہ کی جگہ ڈھیلے سے صاف ہو جائے تو پانی سے دھونا بہتر ہے۔ اگر ہتھیلی کے برابر نجس ہو جائے۔ تو

دھونا واجب ہے۔ اور زیادہ ہونے پر فرض ہے۔

**غسل** :۔ پانچ وجہوں سے فرض ہوتا ہے۔ مرد کا آلہ تناسل کسی انسان کی پیشاب گاہ میں غائب ہو جانا۔ بیداری کے بعد کپڑوں یا جسم پر منی کا دیکھنا۔ عورتوں پر حیض و نفاس کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

میت کو غسل دینا واجب علے الکفایہ ہے۔ اگر ایک آدمی نے بھی غسل دے دیا تو بہتر ورنہ سب گنہگار ہوں گے)

جمعہ۔ نماز عیدین۔ احرام۔ عرفہ۔ سورج گرہن کی نماز۔ زاری کی نماز کے لئے سُنت ہے۔ مکہ شریف۔ مدینہ منورہ اور مزدلفہ کے لئے مستحب ہے۔ غسل میں تین کام کرنے فرض ہیں۔ منہ میں غرغرہ کرنا۔ اگر روزدار نہ ہو۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ سارے جسم کا دھونا۔ عورت کے بالوں کی جڑیں اگر تر ہو جائیں تو کافی ہے۔

**پانی** :۔ جس پانی میں کوئی چیز پکائی گئی ہو مثلاً شوربا اور جو درخت یا کسی پھل سے نچوڑ کر نکالا گیا ہو۔ اور جس سے وضو کیا گیا ہو۔ ایسے پانی سے وضو وغیرہ کرنا درست نہیں ہے۔

**کنواں** :۔ میں اگر کوئی انسان یا جانور بڑے جسم والا گر کر مر جائے یا چھوٹا جانور سوُج جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں سارا پانی نکالا جائیگا۔ اگر سارا مشکل ہو تو دو سو ڈول کافی ہیں اور تین دن کی نمازیں لوٹائی جائیں۔ اور اگر ایک کبوتر۔ بلی وغیرہ گر کر مر جائیں تو چالیس ڈول اور اگر چڑیا وغیرہ مر جائے۔

تو بیس ڈول کافی ہیں۔ جو تالاب کم از کم دس مربع گز ہو وہ کسی نجاست کے گرنے سے نجس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس میں پلیدی کا اثر ظاہر نہ ہو۔ پلیدی کا اثر رنگ ، مزہ اور بو ہے۔

کسی جانور کے پس خوردہ اور پسینہ کا حکم اس کے گوشت پر قیاس کیا جائے اگر گوشت حلال ہے تو پسینہ اور پس خوردہ بھی پاک ہے۔ گھروں میں رہنے والے جانور مثلاً بلی۔ چوہا۔ مرغی وغیرہ جس پانی میں منہ ڈال جائیں اس سے وضو کرنا مکروہ ہے۔ خچر اور گدھے کے جوٹھے سے وضو کرے ۔ مگر تیمم بھی کرے۔

**تیمم :-** اگر پانی ایک میل دور ہو یا حاصل کرنے کا آلہ ڈول وغیرہ موجود نہ ہو یا سردی کی وجہ سے بیماری کا گمان غالب ہو یا دشمن یا درندہ کا خوف ہو یا پیاس سے ہلاکت کا خوف ہو ان تمام صورتوں میں تیمم وضو اور غسل کی جگہ کر سکتا ہے۔ پاک مٹی یا کسی غبار والی چیز پر نیت کر کے دو دفعہ دونوں ہاتھ مار کر منہ اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کرے۔ جن کاموں سے وضو ٹوٹ جاتا تھا۔ ان سے اور پانی کے استعمال پر قادر ہونے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ جس آدمی کا اکثر حصہ وضو کے اعضاء کا یا جسم کا اکثر حصہ زخمی ہو تو اسے تیمم کرنے کی اجازت ہے۔

**مسح :-** موزوں پر زخم کی پٹی پر مسح کرنا درست ہے۔ جو موزہ پتلے کپڑے کا ہو یا اس سے چلتے ہوئے کم از کم تین انگلیوں کی مقدار پاؤں ننگا ہوتا ہو اس میں مسح درست نہیں ہے۔ مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات

مسح کر سکتا ہے۔ وضو کو توڑنے والے کام اور موزے کا اتارنا یا پاؤں کے اکثر حصے کا نکل جانا مسح کو توڑ دیتا ہے۔ زخم کی پٹی کے اکثر حصے پر مسح کرنا کافی ہے اگر مسح سے بھی زخم کو نقصان پہنچے تو چھوڑ دے۔ اگر زخم اچھا ہونے کی وجہ سے پٹی اتر گئی ہو تو مسح ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

**نجاسات:**۔ آدمی کے پاخانہ، پیشاب اور شراب سے ہتھیلی تک کی جگہ معاف ہے اور حلال چارپاؤں کے پیشاب سے کپڑے کا ¼ حصہ اگر نجس ہو جائے تو معاف ہے۔ گر دھونا بہتر ہے اور زیادہ کا دھونا فرض ہے۔ جسم اور کپڑے کا پانی سے دھونا ضروری ہے اور چمڑا شیشہ لوہا وغیرہ مٹی ملنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ جب کہ نجاست کا اثر دور ہو جائے۔ زمین سے اگر نجاست کا اثر خشکی کی وجہ سے دور ہو گیا ہو تو اس پر نماز درست ہے مگر تیمم جائز نہیں۔ جس چیز کا نچوڑ نکل گیا ہو۔ مثلاً چٹائی وغیرہ تو اس کو تین دفعہ دھو کر اتنی دیر تک چھوڑ تا رہے کہ ٹپکنا بند ہو جائے۔

**چمڑا کی پاکی:**۔ انسان اور خنزیر کے بغیر ہر وہ جانور جسے بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا ہو اس کا گوشت اور چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔ نمک لگانے یا دھوپ میں رکھنے سے بھی چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔ ہر جاندار کی ہڈی۔ ناخن۔ بال پاک ہیں سوائے خنزیر کے کہ وہ سب کا سب نجس ہے۔

**حیض ونفاس واستحاضہ**۔ یہ تینوں نجاسات خواتین کے ساتھ خاص ہیں حیض کی مدت کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ تین سے کم اور دس سے زیادہ دن کو حیض نہیں کہتے بلکہ وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔ جو خون

بچہ پیدا ہونے کے بعد آئے وہ نفاس کہلاتا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور کم کی کوئی حد نہیں ہے۔ حیض و نفاس کے دنوں میں نماز روزہ اور قرآن کو ہاتھ لگانا منع ہے۔ پاک ہونے پر روزہ کی قضا کرے

**فائدہ** :- جس خاتون کے ایام حیض کی کوئی عادت مقرر نہ ہو اس کا حیض دس دن شمار ہوگا۔ اور اگر عادت مقرر ہو تو وہی دن حیض اور باقی استحاضہ ہوگا۔ استحاضہ میں نماز روزہ باقاعدہ کرے۔ ہر نماز کا وقت شروع ہونے پر وضو کر لیا کرے۔ یہی حکم ہر اس مریض کا ہے جو ہر وقت مریض رہتا ہو۔ مثلاً جس کو ہر وقت پیشاب آتا ہو۔ یا ناک سے خون آتا ہو۔ ہوا خارج ہوتی ہو۔

**شروط و اوقات نماز** :- صبح ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا اور جمعہ کی نمازیں فرض ہیں۔ ان کے اوقات موسم کی تبدیلی کی وجہ سے گھڑی کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں۔ قضا اور نفل نماز کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ مگر سورج چڑھنے، ڈوبنے اور ڈھلنے کے وقت کوئی سجدہ نہ کرے۔ عصر کے بعد قضا پڑھ سکتا ہے۔ وقت کے لئے اذان اور اقامت جماعت کے لوازمات میں سے ہے۔ اجنبی کی اذان و اقامت مکروہ ہے۔ بے وضو کی اذان درست ہے اور اذان کی اجابت (جس طرح مؤذن کہے) سنت ہے۔

(۱) بدن اور (۲) جگہ اور (۳) لباس کا پاک ہونا (۴) جسم کا ڈھانپنا (مرد کے لئے ناف سے زانو تک اور عورت کے لئے سوائے پاؤں ہاتھ اور چہرے کے) سارا بدن (۵) نیت کرنا (۶) قبلہ کی

طرف منہ کرنا (۷) کسی فوت نماز کا یاد نہ ہونا (۸) غیر محرم عورت کا اس کے ساتھ نہ ہونا۔

فائدہ:۔ زبان سے نیت کرنا مستحب ہے۔ فرض اور واجب کا نام لینا ضروری ہے۔ مگر نفل اور سنت میں صرف نماز کہدینا کافی ہے مقتدی متابعت امام کی نیت بھی کرے۔

# اجزاء نماز

**فرض:۔** نماز شروع کرتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔ قرآن پڑھنا۔ رکوع۔ سجدہ اور آخری قعدہ نماز کا ختم کرنا۔

**واجب:۔** الحمد پڑھنا۔ ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ التحیات پڑھنا۔ دو رکعت کے بعد بیٹھنا۔ ترتیب سب ارکان کو ٹھہر کر ادا کرنا۔ رکوع کے بعد کھڑا ہونا۔ سلام کہنا۔ امام کے لئے صبح۔ مغرب۔ عشاء کی پہلی دو رکعت میں قرأت زور سے پڑھنا۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ نماز عید کی تکبیر چھ۔

**سنت:۔** جماعت کے لئے اذان و اقامت سبحانک اللہم اعوذ باللہ۔ بسم اللہ۔ آمین۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہنا۔ رکوع اور سجدہ میں تین بار تسبیح کہنا۔ درود شریف پڑھنا۔ دُعا کرنا۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ دو زانوں بیٹھنا۔

**مبطلات** :- کلام کرنا - بلا عذر گلا تازہ کرنا - کسی درد کی وجہ سے اف اف کرنا - زور سے ہنسی - چھینک مارنے والے کو یرحمک اللہ مصیبت کی خبر سن کر انا للہ کہنا - کھانا پینا غرض جسم کا ننگا ہو جانا - قرآن کھول کر اس سے پڑھنا - سینے کا قبلہ کی طرف پھر جانا - جس کام کو دیکھنے والا بہت کام سمجھے اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے -

**ترتیب** :- وقتی اور قضا شدہ نمازوں میں ترتیب فرض ہے - اگر وقت تنگ ہو یا بھول جائے یا قضا نمازوں کی تعداد چھ ہو جائے تو اب ترتیب کی ضرورت نہیں ہے -

**جماعت** :- اگر کم از کم دو مرد بھی ہوں - تو جماعت کرنی سنت موکدہ ہے - جمعہ اور عیدین کے لئے جماعت کا ہونا شرط ہے - امام کے لئے صاحب علم قاری - متقی اور شریف النسب ہونا ضروری ہے - فاسق اور کمین کی امامت مکروہ ہے - بعض اماموں نے اپنی ذات کو بدلا لیا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کفر سے تعبیر فرمایا ہے - جماعت کرتے وقت پہلے مرد - پھر بچے، پھر خنثیٰ پھر عورتیں صفیں بنائیں - ایک مقتدی امام کے دائیں طرف امام کے قریب کھڑا ہو -

**جمعہ - عید - استسقاء - کسوف - خسوف** :- عید کے دن ظہر کے وقت بجائے چار رکعت کے دو رکعت نماز جمعہ فرض ہے - معذور - بیمار - اندھے - لنگڑے - عورت - مسافر پر فرض تو نہیں لیکن اگر انہوں نے ادا کر دیا تو ظہر کی نماز معاف ہو جائیگی - نماز جمعہ سے پہلے خطبہ کا پڑھنا

ضروری ہے۔ عیدوں کی نماز دو رکعت واجب ہے اس میں پہلی رکعت میں سُبحانک اللّٰھم کے بعد اور دوسری رکعت میں رکوع کو جانے سے پہلے تین تین تکبیرات کا کہنا واجب ہے۔ عیدالفطر کی نماز دو دن تک اور عید قربان کی تین دن تک کسی عذر کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ اگر بارش نہ ہونے کی وجہ سے لوگ زاری کی نماز پڑھیں تو دو رکعت نماز نفل ہیں۔ یہ سب نمازیں باجماعت ہیں اور ان میں خطبہ نماز سے بعد ہوتا ہے اگر سورج کو یا چاند کو گرہن لگ جائے تو دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پہلی جماعت کریں اور دوسری الگ الگ پڑھیں۔

**مسافر و مریض:۔** جو شخص ۴۸ میل کم از کم کے سفر کا ارادہ کرکے گھر سے نکلے تو اسے شہر سے نکلتے ہی دو رکعت نماز معاف ہو جائے گی۔ شام کی رکعت تین ہی پڑھے گا۔ کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہوگا تو مسافر ہی ہوگا اور اگر زیادہ کی نیت کرلی تو پوری نماز پڑھے گا۔ اور مسافر کے پیچھے مقیم بھی دو رکعت بعد میں ادا کرے گا۔ ایک آدمی اگر کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے۔ رکوع سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ سے پڑھے ورنہ لیٹ کر پڑھے۔ اور اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو اب نماز چھوڑ دے۔

**سجدہ سہو:۔** اگر نماز میں پہلی دفعہ یا کبھی کبھی شک ہو تو نماز دوبارہ پڑھ لیا کرے اور اگر زیادہ ہو تو رکعات کی کم تعداد پر یقین کرے۔ اور سجدہ سہو کرے۔ یہ سجدہ کسی واجب کے چھوڑنے یا آگے پیچھے کرنے سے یا دیر سے ادا کرنے پر لازم ہوتا ہے۔ بائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدہ کرے۔ اور پھر التحیات۔ درود۔ دُعا پڑھ کر نماز ختم کرے۔

**سجدۂ تلاوت**:۔ مندرجہ ذیل سورتوں کی چودہ آیات کے نمبر شدہ کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے اس سجدہ کے لئے وضو اور استقبال قبلہ ضروری ہے ہاتھوں کا اٹھانا۔ التحیات اور سلام کی ضرورت نہیں۔
اعراف ۲۰۶ - رعد ۱۵ - النحل ۵۰ - استواء ۱۰۹ - مریم ۵۸ - حج ۱۸ - فرقان ۶۰ - النمل ۲۶
السجدہ ۱۵ - ص ۲۴ - حم السجدہ ۳۸ - النجم ۶۲ - انشقاق ۲۱ - العلق ۱۹

**جنازہ**:۔ ہر مسلمان کا جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے اگر چند آدمیوں نے پڑھ دیا تو ہو جائے گا۔ سوائے شہید کے ہر میت کو غسل دیا جائے۔ نماز جنازہ پڑھانے کا مستحق بادشاہ ہے اور پھر میت کا ولی ہے اور ان کے بعد امام محلہ کا ہے۔ صحابہ کرام جنازہ کی نماز کے لئے امام محلہ کو ہی زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔ اگر کسی کو بلا جنازہ دفن کیا گیا تو اس کی قبر پر تین دن تک جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

## ۲۔ زکوٰۃ

**شروط وجوب** جس عاقل بالغ مسلمان کے پاس سال کا اکثر حصہ کم از کم مبلغ چالیس روپیہ ضرورت سے فارغ موجود ہوں اس پر ۲½ روپیہ سیکڑہ کے حساب سے زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض ہے۔ سونے کا نصاب ۷ تولے اور چاندی کا ۵۲ تولے ہے۔ اگر اتنی مالیت کا تجارت کا سامان یا عورت کا زیور ہو تب بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ زکوٰۃ کے لئے مالک ہونا ضروری ہے خواہ رقم اس کے پاس نہ ہو۔ بنک میں ہو یا کسی کو قرض دی ہو۔ جو چارپائے

اکثر حصہ سال کا جنگل میں مفت چرتے ہوں۔ ان کی مندرجہ ذیل شرح زکوٰۃ ہے۔ ۵ اونٹوں میں ایک بکری تیس گائے بھینس میں ایک یکسالہ بچھڑا۔ چالیس۔ بھیڑ بکریوں میں ایک بھیڑ، یا بکری۔ گھروں میں کام کرنے والے چارپایوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

**عشر۔** جو غلہ بارانی زمین سے سال میں جتنی دفعہ حاصل ہو۔ اتنی ہی دفعہ اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ اور چاہی کا $\frac{1}{20}$ حصہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر زمین سے کان وغیرہ نکلے تو اس میں سے $\frac{1}{5}$ حصہ اللہ واسطے اور باقی مالک کا ہے۔ دریائی چیزوں میں کچھ نہیں ہے۔

**مصرف:۔** کافر مالدار۔ بنی ہاشم۔ نابالغ اور اپنے ماں باپ دادا وغیرہ اصول اور لڑکا لڑکی پوتا وغیرہ فروع کو زکوٰۃ نہ دے۔ مسکین۔ مسافر۔ قرض دار کو دے۔ اپنی بہو اور جوائی کو دے سکتا ہے۔ زکوٰۃ میں نیت ضرور کرے۔

## (۳) روزہ

رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھنے فرض ہیں۔ جو کبھی ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک نہ کھائے پیئے اور نہ جماع کرے۔ اگر اپنے ارادے سے بلا کسی عذر کے رمضان کا روزہ توڑ دیا تو اس کی قضا بھی کرے۔ اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا دو وقت کھلائے یا خود ساٹھ روزے کفارہ رکھے۔ اگر بھول کر کھا پی لیا یا حلق میں غبار رکھی چلی گئی۔ احتلام آگیا۔ بوسہ لے لیا۔ روزہ نہ ٹوٹے گا حیض و نفاس میں روزہ نہ رکھے نہ ہی مسافر اور مریض روزہ رکھے۔ مگر بعد میں قضا کرنا

ضروری ہے جو سخت بیمار ہو۔ مثلاً دق کا وہ مریض جس کی شفا ناممکن ہو یا بہت بوڑھا افطار کر سکتا ہے اور پھر ان کے ذمے صرف فدیہ ہی ہے جو روزانہ فی دو سیر غلہ گندم یا اس کی قیمت ہے۔

(۱) فائدے:۔ محرم کی ۹، ۱۰ اور ۱۵ شعبان کو ہر ماہ کی ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ کو روزہ اور شوال میں چھ روزے رکھنا ثواب کا کام ہے۔ عید الفطر اور عید قربان اور اس سے تین روز بعد روزے رکھنا حرام ہے۔

(۲) عید الفطر کے دن جس آدمی کے پاس کم از کم چالیس روپے زائد از ضرورت ہوں اس پر اپنی اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر غربا کو دینا ضروری ہے جو دو سیر غلہ گندم یا اس کی قیمت ہے۔

(۳) رمضان کے آخری دس ایام میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔ نماز تراویح کا پڑھنا ان میں قرآن پڑھنا اور سننا یہ بھی سنت ہے۔

## (۴) حج

**شرائط وجوب حج:۔** ہر ایک عاقل بالغ پر فرض ہے جس کے پاس آمد و رفت کا خرچ اور اپنے اہل و عیال کا نان نفقہ موجود ہو۔ راستے کا با امن ہونا صحت اور عورت کے کسی محرم کا ہونا بھی شرط ہے (اندھے پر حج فرض نہیں ہے) عرفات کے میدان میں ۹ ذالحج کی تاریخ کو کسی وقت بھی کھڑا ہونا اور پھر اس کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنا فرض ہے اور مندرجہ ذیل کام واجب ہیں۔

صفا و مروہ کے درمیان سات دفعہ دوڑنا۔ مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ جمرات کا مارنا

طواف صدر۔ میقات سے احرام باندھنا۔ عرفات میں شام تک ٹھیرنا۔ غیر معذور کے لیئے طواف پاپیادہ کرنا۔ طواف حجر اسود کی طرف سے شروع کرنا۔ سر کا منڈوانا یا کترنا۔ عید کے دن ذبح کرنا۔ طواف اضافہ قربانی کے دنوں میں کرنا (ان میں سے ایک کام بھی چھوڑ دیا۔ تو قربانی کرنی واجب ہوگی)

**احرام:۔** پاکستانی حاجی جب یلملم سے گذرے تو بہ نیت حج احرام باندھ لے اب ہر نماز کے بعد بلندی چڑھتے ہوئے اور اترتے ہوئے یہ بآواز بلند پڑھنا ضروری ہے جو لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ہے۔ محرم کو مندرجہ ذیل کام کرنے منع ہیں۔

سلا ہوا کپڑا پہننا۔ خوشبو لگانا۔ کسی سے جھگڑا کرنا۔ سر کو چھپانا۔ شکار کو قتل کرنا یا کرانا یا بتانا۔ بوسہ و کنار کرنا۔

**طریقہ حج:۔** احرام باندھنے کے بعد اگر ایک آدمی ذالحج کی آٹھ تاریخ سے پہلے مکہ پہنچ گیا تو اسے اختیار ہے کہ وہ عمرہ کر کے احرام کھول دے یا اسی احرام میں رہے۔ پھر آٹھویں تاریخ کی صبح کو منا چلا جائے۔ جہاں رات رہ کر صبح نماز اندھیرے میں پڑھ کر وہاں سے عرفات کے میدان میں چلا جائے۔ سارا دن وہاں رہ کر نماز مغرب سے پہلے وہاں سے چل پڑے اور رات مزدلفہ میں رہے۔ صبح منیٰ کو آجائے۔ تین دن وہاں رہ کر واپس مکہ شریف آجائے۔ بس یہی حج ہے۔

**فائدہ:۔** (۱) عمرہ صرف طواف اور سعی کا نام ہے۔ یہ سال میں ہر وقت

ہو سکتا ہے۔

(۴) جو شخص حج فرض ہونے کے بعد معذور ہو جائے۔ تو دوسرے سے بدل کرا سکتا ہے۔ مرد عورت سے اور عورت مرد کی طرف سے حج بدل کر سکتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ حج بدل اس سے کرایا جائے جس نے خود بھی حج کیا ہوا ہو۔

**زیارت مدینہ:۔** اگر طاقت ہو۔ تو جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے حج کر لیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر زیادتی کی۔

# معاملات (۱) بیع (خرید و فروخت)

بیع زبانی بھی ہو سکتی ہے مثلاً ایک آدمی نے کہا کہ میں نے یہ چیز تم پر بیچ دی اور دوسرے نے کہا میں نے لے لی۔ اور عملی طریقہ پر بھی بیع ہو سکتی ہے مثلاً لینے والے نے اس کی مقرر قیمت ادا کر دی اور دینے والے نے چیز دیدی۔ بیع کے لئے ضروری ہے کہ مبیع کی تفصیل اور قیمت کی تشریح کی جائے۔ جو چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل ہو سکتی ہو اس کو خریدنے والا اپنے قبضہ میں لاتے سے پہلے فروخت نہیں کر سکتا۔ قیمت میں تبدیلی کرنی جائز ہے مثلاً اگر سودا کرتے وقت نوٹ دکھلائے اور اب روپے دیتا ہے تو یہ درست ہے، قیمت کا فوراً ادا کرنا۔ مہلت مقرر کرنی یہ بھی درست ہے۔ بیع کی چند انواع ہیں

(۱) بیع فاسد :- جو چیز کہ شریعت اسلام میں مال نہیں ہے مثلاً خنزیر اور شراب یا وہ شرعاً تو مال ہے مگر اس پر بیچنے والے کا قبضہ نہیں ہے جیسا کہ ہوا میں اڑتے ہوئے جانور کو یا دریا میں تیرتی ہوئی مچھلی کو بیچنا۔ یا قبضہ تو ہے یقین نہیں کہ وہی چیز اتنی ہی مقدار کی ہے۔ مثلاً بھیڑ پر اون۔ ان تمام صورتوں میں بیع فاسد ہے اور جو چیز قیمت ہی نہیں رکھتی اس کی خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ اس کی بیع باطل ہے مثلاً خون یا مردار جانور کا خریدنا اور بیچنا اور جمعہ کی اذان اول کے بعد یا ایک کے سودا پر دوسرے کا سودا کرنا وغیرہ صورتوں میں بیع مکروہ ہے۔

مرابحہ و تولیہ :- جتنی قیمت پر ایک چیز لی تھی اتنی ہی پر اس کو بیچ دینا تولیہ کہلاتا ہے اور اگر اس کے ساتھ نفع لگائے تو اس کا نام مرابحہ ہے اور اگر جس سے کوئی چیز خریدی تھی وہ واپس خرید لے اس کا نام اقالہ ہے۔

# خیارات

خرید و فروخت میں تین خیارات شریعت کی طرف سے مقرر ہیں

(۱) **خیار شرط:** - خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تین دن تک خیار مقرر کر لیں۔ تین دن کے اندر اندر وہ اپنے اس سودے کو توڑ سکتے ہیں۔ تین دن سے زیادہ خیار نہیں ہو سکتا۔ خیار لگانے والا اگر دوسرے کی اطلاع کے بغیر بھی بیع کو تسلیم کرے تو کوئی حرج نہیں مگر بیع کے توڑنے کے لئے اس کی اطلاع ضروری ہے، اور اگر ایک نے عقد کو جائز قائم رکھا اور دوسرے نے توڑ دیا تو جس نے پہل کی اس کی ترجیح ہوگی اور اگر دونوں نے ایک ہی وقت اپنی اپنی رائے کو ظاہر کر دیا تو پھر عقد فسخ ہو جائیگا۔

(۲) **خیار رویت**۔ کسی چیز کو باوجود نہ دیکھنے کے خریدنا اور بیچنا جائز ہے مگر اس کو دیکھنے کے فوراً بعد فیصلہ کر لینا چاہیئے اگر دیکھنے سے پہلے ہی کوئی ایسا کام کیا جو رضامندی پر دلالت کرے تو اب خیار نہ رہے گا اگر اندھے آدمی نے کوئی چیز سونگھ کر یا چکھ کر لے لی تو اب مزید خیار باقی نہ رہے گا۔ اگر دیکھنے کے بعد لینے والے نے کہا کہ اس چیز میں تبدیلی واقع ہو گئی ہے اور دینے والے نے کہا نہیں تو دینے والے کا کہنا معتبر ہو گا۔ جس طرح دیکھنے کے متعلق اختلاف ہو گی۔ کہ دیکھا یا نہ تو یہاں بھی دینے والے کی بات معتبر ہو گی۔

(۳) **خیار عیب**:- جس نقصان کو سوداگر نقصان قرار دیتے ہوں تو اس عیب کے معلوم ہونے پر بشرطیکہ وہ عیب بیچنے والے کے پاس پیدا ہوا ہو بیع کو واپس کر سکتے ہیں اور اگر سودا کرتے وقت اس نے یہ کہدیا تھا کہ میں ہر عیب سے بری ہوں تو اب اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

# بیع کی چند قسمیں

سلم :- کسی چیز کی قیمت اب ادا کر دے اور بیع بعد میں ہے اس کی چند شروط ہیں۔ جس چیز کو خریدنا چاہے اس کی کیفیت۔ وزن۔ اندازہ۔ تاریخ مقررہ۔ قیمت جہاں ادا کرے گا۔ ان سب امور کی تفصیلی معلومات کا ہونا ضروری ہے۔

مسلم الیہ :- (بیچنے والے) کے مرنے پہ بیع باطل ہو جائے گی۔

رب السلم :- (خریدنے والے) کے مرنے پہ باطل نہ ہو گی۔ جس چیز کی وصف کو پورا بیان نہ کر سکے اس میں بیع سلم باطل ہے مثلاً چارپایہ کی۔

صرف :- سونے چاندی کی آپس میں بیع کرنے کا نام ہے اور اس کی چار (۴) شروط ہیں۔

(۱) اسی وقت قبضہ کر لینا

(۲) برابر ہونا اگر ایک ہی جنس ہو مثلاً سونے کو سونے کے عوض خریدنا۔

(۳) اسی وقت فیصلہ کر لینا۔ اس میں خیار شرط وغیرہ درست نہیں)

(۴) وقت کا مقرر کرنا

نوٹ :- چونکہ سونے چاندی کے لینے دینے میں بوجھ وغیرہ کم ہوتا ہے اس لئے ان شروط کا ہونا ضروری ہے۔

## رہن

کسی چیز کا رہن رکھنا جائز ہے البتہ اس مرہونہ شی کا نفع اٹھانا درست

نہیں ہے۔ رہن کی یہ شروط ہیں۔ اسی وقت قبضہ کرنا۔ مرہونہ کا الگ اور علیحدہ ہونا اور شرکت وغیرہ سے جدا ہونا۔ مرہونہ شی سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ اگر اس سے نفع کمایا تو وہ زر رہن سے حساب کر دے۔ حفاظت کی مکان کا کرایہ چوکیدار کی تنخواہ راہن کے ذمہ ہے اور خراج بھی راہن پر ہے اور عشر مرتہن پر دینا ضروری ہے۔

نوٹ:۔ مرہونہ گروی رکھی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ راہن روپے لینے والے کو کہتے ہیں اور مرتہن روپے دینے والے کو کہتے ہیں۔ آج کل مسلمانوں میں جو زمین گروی کرنے کا رواج عام ہو چکا ہے اس کا طریقہ شرعاً ناجائز ہے۔ مرہونہ زمین کی پیداوار سود ہی کے حکم میں ہے اس لئے مسلمانوں کو اس سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ ٹھیکہ پر روپے دینا یعنی ماتارہ یا فصلانہ پر کچھ غلہ لینا سب سود ہی کے حکم میں ہے۔

# "حجر"

چار اسباب ہیں جن کی وجہ سے جب آدمی میں وہ پائے جائیں اس کے کسی قول کا معاملات میں اعتبار نہ ہوگا۔ بچپن۔ جنون۔ دیوالیہ۔ بے عقل۔ بچے اور مجنون کے قول طلاق و اقرار وغیرہ کا کوئی اعتبار نہ ہوگا اور دیوالیہ بھی اسی طرح اس کے مال میں تصرف کا حق نہ ہوگا۔ اگر انہوں نے کوئی بھی دین کیا تو اس کا کوئی اعتبار نہ ہوگا البتہ ان کے مال میں سے ان کی اولاد اور دوسرے جن لوگوں کا خرچ ان کے ذمے لازم ہوگا۔ کا خرچ لیا جاوے۔ فاسق پر اس کے

مال ہیں کوئی پابندی نہیں۔

نوٹ:۔ (۱) لڑکی جب حاملہ ہو جائے یا اس کو حیض آ جائے تو وہ بالغہ سمجھی جائے گی۔ لڑکے کو احتلام آ جائے یا انزال ہو۔ ورنہ دونوں کی بلوغت عمر کے لحاظ سے پندرہ سال ہی سمجھی جائے گی۔

(۲) بے عقل اور دیوانہ انسان کا صرف تصرفات مالیہ میں اعتبار نہ ہوگا۔ باقی نماز۔ روزہ۔ عبادات اور نکاح طلاق وغیرہ اس کا قول معتبر ہی سمجھا جائے گا۔

# اقرار

جب کوئی عاقل بالغ انسان اپنے اختیار سے ایک اقرار کرے گا تو وہ اس کے ذمے لازم ہو جاوے گا۔ اگر کسی مجہول بات کا اقرار کر لیا مثلاً کہا کہ فلاں آدمی کے کچھ روپے میرے ذمے ہیں تو یہ اقرار بھی درست ہے اور اس پر اس کی تفصیل کرنی لازم ہے اگر اقرار کو کسی شرط کے ساتھ مشروط کر دیا مثلاً کہا۔ کہ اگر آج بارش ہوئی تو اس کے دس روپے میرے ذمے ہیں اس صورت میں شرط باطل اور اقرار لازم ہے۔ اقرار میں لفظ انشاء اللہ کہنا اقرار کو باطل کرتا ہے۔ اگر مرض الموت میں کسی کے لئے اقرار کر لیا تو وارثوں سے بھی پہلے اسے دیا جاوے گا۔ اور وارث کے لئے مرض الموت میں اقرار کرنا باطل ہے۔ اپنے اقرار کے ساتھ متصل استثنا کرلی درست ہے ورنہ نہیں۔ مثلاً کہا کہ فلاں آدمی کے ایک سو روپے میرے ذمے لازم ہیں۔ مگر دس تو اب نوے لازم ہوں گے۔

# اجارہ

مزدوری اور نفع پر کوئی کام کرنا درست ہے - مگر اس میں ضروری ہے - کہ نفع اور اُجرت کا پُورا پورُا علم ہو - وقف زمین کا اجارہ ہر تین سال بعد ......
اور دوسرے سامانوں کا اجارہ ہر سال بعد تجدید کیا جائے گا - مزدور دو قسم کے ہوتے ہیں ایک مزدور مشترک مثلاً رنگریز دھوبی وغیرہ کہ یہ سب لوگوں کے کام کرتے ہیں جبتک کام نہ کرے مزدوری کا حقدار نہیں ہوتا - ہاں اگر پیشگی کی شرط کرلے تو پھر ہو سکتا ہے جو چیز اس کو دی گئی ہو وہ اس کے ہاں امانت ہے اگر ضائع ہوگئی - تو اس سے نہ لی جائے گی - اور اگر اس کے کسب کی وجہ سے اس میں نقصان ہو انسان (تاوان) دے گا -

**دوسرا** - مزدور خاص ہوتا ہے مثلاً ماہانہ پر ملازم اس نے اگر اپنے آپ کو پیش کر دیا - تو یہ مزدوری کی اُجرت لینے کا مستحق ہے - اگرچہ مالک نے اس سے کام نہ لیا ہو - مزدور اور مزدوری کرنے والے میں کسی ایک کی موت پر اجارہ ختم ہو جاتا ہے -

**فائدہ** :- مزدوری بہت اچھا کام ہے - سب انبیاء علیہ السّلام نے لوگوں کی بکریاں چرائی ہیں - آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام .... اَجیر بھی ہے - تمام رزقوں سے بہتر رزق وہی ہے - جو ہاتھ کی مزدُوری سے کمایا جاوے -

# شفعہ

کسی غیر منقول بکی ہوئی چیز کا زبردستی مالک ہونے کا نام ہے۔ اسی قیمت پر جس پر مشتری نے لی ہو۔ شفعہ کی پانچ شروط ہیں۔

(۱) وُہ چیز غیر منقول ہو۔ اموال منقولہ میں شفعہ جائز نہیں ہے۔ مثلاً گائے بیل یا دیگر اشیاء

(۲) اس چیز کی بیع ہو۔ اگر کوئی آدمی اس کا مالک بغیر مال کے ہوُا ہو۔ مثلاً حق مہر کے عوض کوئی مکان عورت کو ملا ہو تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

(۳) جس قیمت پر فروخت ہوئی ہو اسی پر مطالبہ کرنا۔

(۴) جس مجلس میں شفیع کو خبر ملی ہو اسی مجلس میں مطالبہ کرے۔

(۵) بائع پر گواہوں کے سامنے اپنے استحقاق کو پیش کرنا۔ شفعہ اسی وقت درست ہو سکتا ہے جب تک شفیع کا حق ہو اور یہ تین طریقوں سے ثابت ہوتا ہے۔

**پہلا:۔** اس چیز کے نفس ملک میں دونوں شریک ہوں مثلاً ایک مکان دو آدمیوں کا مشترک تھا ایک نے کسی دوسرے پر بیع دیا۔ تو اس پر دوسرا ساتھی شفعہ کر سکتا ہے۔

**دوسرا:۔** یا اس کے حقوق میں شریک ہوں۔ مثلاً پانی پینے کی باری میں شریک ایک دوسرے کے حقوق پر شفعہ کر سکتا ہے۔

**تیسرا:۔** سبب پڑوسی ہونا ہے۔ جو کہ املاک کے ساتھ ملحق ہو۔ شفعہ کی چند ضروری دفعات یہ ہیں:۔

(۱) دعویٰ کرنے وقت قیمت کا حاضر کرنا ضروری نہیں۔

(۲) شفیع کے مرنے سے شفعہ رد ہو سکتا ہے۔ مشتری کے مرنے سے نہیں ہو سکتا۔

(۳) ہبہ میں شفعہ درست نہیں۔

(۴) اگر قیمت میں اختلاف ہو اور دونوں گواہ پیش کر دیں تو شفیع کے گواہوں کو ترجیح ہو گی۔

(۵) اگر گواہ نہ ہوں تو مشتری کا قول معتبر ہو گا۔

(۶) اگر شریک آدمی آپس میں تقسیم کریں تو پڑوسی شفعہ نہیں کر سکتا۔

(۷) شفعہ میں مسلم اور غیر مسلم دونوں برابر ہیں۔

# شرکت

اس کی چار قسمیں ہیں:۔

**شرکت مفاوضہ:۔** چند آدمی اپنا اپنا مال ڈال کر شریک ہو جائیں اور ایک دوسرے کے ضامن ہو جائیں۔

**شرکت عنان:۔** یہ بھی شرکت مفاوضہ کی طرح ایک شرکت ہے۔

**شرکت وجوہ:۔** جس میں چند افراد مساوی عمل اور محنت میں نفع اور نقصان کے لحاظ سے برابر کے شریک ہوں مال موجود نہ ہو۔

**شرکت صنائع:۔** اس قسم کے کاروبار کو کہتے ہیں جس میں ہم پیشہ آدمی نفع و نقصان کے لحاظ سے برابر کے شریک ہوں۔ شرکت وجوہ میں خرید قرض ہی کے

طور پر ہوا کرتی ہے۔

## مضاربتہ

یہ ایک ایسے عقد کا نام ہے کہ جس میں مال ایک آدمی کا ہو۔ اور دوسرا آدمی کام کرے۔ جس کا مال ہو اس کو رب المال اور جو کام کرے اس کو مضارب کہتے ہیں جب مدت مقررہ (مثلاً انہوں نے پہلے ہی چار سال مدت مقرر کر لی تھی) گزر جائے یا ان میں سے ایک مر جائے تو مضاربت ختم ہو جائے گی۔ مضارب دوران سفر کا خرچ اسی مال سے لے سکتا ہے۔ دوران تجارت میں جو نقصان ہو گا وہ منافع پر پڑے گا مضارب کو بلا اطلاع دیئے معزول نہیں کر سکتا۔ اگر رب المال نے خاص چیز کی تجارت کی شرط لگائی ہو تو اسی میں تجارت کر سکتا ہے مال کا معین کرنا اور مضارب کے حوالے کر دینا اور نفع کی شرح کو متعین کر لینا یہ سب امور ضروری ہیں۔

## وکالتہ

کسی دوسرے آدمی کو اپنا قائم مقام کرنا کسی تصرف میں وکالت کہلاتا ہے وکیل اور مؤکل (وکیل کرنے والا) کے لیئے عاقل بالغ ہونا ضروری ہے۔ جن امور کی نسبت وکیل کی طرف ہو سکتی ہے ان میں تو وکیل ہی ذمہ دار ہو گا۔

مثلاً وکیل نے اپنے مؤکل کے لیئے گائے لی تو اس کی قیمت وکیل ہی سے لی جائے گی اور جن امور کی نسبت مؤکل کی طرف ہو ان میں مؤکل ہی ذمہ دار ہو گا۔

مثلاً وکیل نے کسی کے لیئے کسی عورت سے نکاح کیا ہو تو اس کا حق مہر اور نفقہ مؤکل ہی کے ذمہ ہو گا۔ وکیل کو بلا اطلاع دیئے اس کو معزول نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر

مؤکل مرگیا یا مجنوں ہوگیا تو وکیل معزول ہو جائے گا۔ اگرچہ اس کو اطلاع نہ ملی اگر وکیل کرنے کے بعد مؤکل نے اسی کام کو خود بخود کرنا شروع کر دیا۔ تو وکالت باطل ہو جائیگی حدود اور قصاص (فوجداری امور) میں وکالت اسی وقت درست ہوگی۔ جب کہ مؤکل خود بھی حاضر ہو۔

# کفالۃ

**کفیل**:۔ اس آدمی کو کہتے ہیں کہ جو کسی کے مطلبے کو اپنے ذمے لے لے۔

**مکفول عنہ**:۔ جس کی طرف سے ضامن ہو۔

**مکفول**:۔ جس کا حق ہو اگر مکفول نے مجلس میں ضامن کی ضمانت قبول کر لی۔ تو درست ہے ورنہ نہیں ضمانت دو قسم ہے مالی اور جانی۔ مالی ضمانت میں جب تک مال ادا نہ کیا یا اس نے بری نہ کر دیا تو وہ ضامن ہی رہے گا۔ اور جانی ضمانت میں جب کہ اس نے مدعٰی علیہ کو ایسی جگہ پہنچا دیا جہاں کہ مدعی اس سے اپنا حق طلب کر سکتا ہو۔ تو کفیل بری ہو جائے گا۔

# حوالۃ

**محتال**:۔ قرض خواہ کو کہتے ہیں

**محال**:۔ علیہ ضامن کو کہتے ہیں

**محیل**:۔ مقروض کو کہا جاتا ہے۔

حوالہ کے ضروری امور یہ ہیں کہ محال علیہ اور محتال دونوں اس کو قبول کر لیں۔

حوالہ صرف قرض (دین) ہی میں ہو سکتا ہے۔ حوالہ ہو جانے کے بعد محیل بری ہو جائیگا اور اگر محال علیہ نے حلفاً حوالہ سے انکار کر دیا۔ یا اس کا دیوالیہ ہو گیا تو اب اس سے مطالبہ درست نہ ہوگا۔

# صُلح

فریقین یا زیادہ مالیات کے جھگڑے کو ختم کر دینے کا نام ہے۔ ایجاب وقبول اس کے دو رکن ہیں۔ صلح کی مندرجہ ذیل شروط ہیں۔ صلح کرنے والے عاقل بالغ ہوں جس چیز پر صلح کر رہے ہیں وہ معلوم ہو اور جس مال کے جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے صلح کی جارہی ہے وہ جائداد غیر منقولہ ہو اور اس کا بدل ہو سکے۔ صلح تین قسم کی ہے اگر صلح مدعیٰ علیہ کے اقرار پر ہو تو اس میں وہی احکام ملحوظ ہونگے جو بیع کے ہونگے اور اگر صلح مدعیٰ علیہ کے انکار اور سکوت کی وجہ سے ہو تو وہی حلف یا معاوضہ کے احکام ملحوظ ہوں گے۔ اموال اور منافع کے دعاوی میں اور عمد اور خطا کے جرموں میں صلح جائز ہے۔ حد کے دعویٰ میں صلح جائز نہیں ہے مثلاً کسی عورت نے دعویٰ کیا۔ کہ اس نے میرے ساتھ زنا کیا اس پر حد جاری کر دی جائے تو اس صورت میں ان کے درمیان صلح ناجائز ہے۔

کسی چیز کے بلا عوض مالک کر دینے کا نام ہے۔ ایجاب اور قبول اور قبض اس کے ارکان ہیں۔ جس چیز کو ہبہ کر رہا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ مالک کے تصرف سے

الگ ہو سکے۔ ہبہ میں رجوع کر سکتا ہے مگر مندرجہ ذیل صورتوں میں نہیں۔

(۱) جس کو کوئی چیز ہبہ دی ہے اس نے اس کو بھی اس کے عوض میں کچھ دے دیا ہو۔

(۲) اس چیز میں ایسا تصرف کیا کہ جس سے اس کی قیمت زیادہ ہو گئی ہو۔

(۳) ہبہ دینے والے یا لینے والے سے کوئی مر گیا۔

(۴) یا ہبہ لینے والا اس کا رشتہ دار یا خاوند ہو۔ یا علی العکس ان صورتوں میں ہبہ میں رجوع نہیں کر سکتا۔

**نوٹ**:۔ بعض لوگ عمر بھر کے لئے ایک چیز ہبہ کرتے ہیں۔ یہ چیز اس کے مرنے کے بعد واپس نہ ہو گی بلکہ اس کے وارثوں کو ملے گی۔

# غصب

کسی دوسرے کے مال کو مالک کی اجازت کے بغیر لینے کا نام۔ عند اللہ یہ گناہ کا کام ہے اور قانونی لحاظ سے اس چیز کا مالک کے حوالے کر دینا ضروری ہے اگر چیز موجود نہ ہو تو اس کی قیمت دینی ضروری ہے۔ قیمت کا لحاظ اس دن سے ہوگا جس دن اس نے یہ چیز چھینی ہو۔ اگر غاصب یہ کہے کہ وہ چیز مجھ سے ضائع ہو گئی تو صرف کہہ دینا کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اسے قید کیا جاوے۔ یہاں تک کہ حقیقت معلوم ہو جائے ضروری احکام مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) اگر کسی نے زمین یا مکان غصب کر لیا۔ اور آسمانی آفت سے اس کو نقصان پہنچا۔ تو غاصب پر کوئی تاوان نہیں۔ البتہ اس کے رہنے کی وجہ یا استعمال کی وجہ سے جو خرابی ہوئی ہو۔ اس کا تاوان دے گا۔

(۲) غصب کی ہوئی چیز کے منافع غاصب کے ہاں امانت ہیں - اور اگر غاصب اس نفع کو اسی چیز پر صرف کرتا رہا - تو ضمان نہیں ہے - مگر تین چیزوں کے غصب پر منافع میں تاوان ہے - وقف - یتیم کا مال اور جسے غصب کرنے والے نے کرایہ پر دے دیا اس کی وجہ سے اس میں نقصان پیدا ہو تو ضمان لازم آئے گا -

# امانت

اگر ہلاک ہو جائے تو تاوان نہیں ہے - مگر جب کہ مالک نے اس سے طلب کی اور اس نے باوجود قادر ہونے کے ادا کرنے سے انکار کر دیا - تو اب ہلاک ہونے پر تاوان دینا پڑے گا - امانت کی حفاظت خود بھی کر سکتا ہے اور اپنے عیال سے بھی کروا سکتا ہے اگر کسی اور کے حوالے کر دی تو تاوان دینا ہوگا -

اگر اس کے مکان میں آگ لگ گئی - یا کشتی غرق ہونے لگی - تو اس نے وہ امانت کسی اور کے حوالے کر دی - اب اگر وہ دوسرا آدمی نہ دے یا اس نے ہلاک کر دی ہو تو اس پر تاوان نہ آئے گا -

# عاریت

کسی چیز کے نفع کا مالک بلا عوض کے بنا دینے کا نام ہے - ایجاب و قبول اس کے ضروری ارکان ہیں - خواہ عملی طور پر ہی ہوں - اگر مانگنے والے کے ہاں وہ ضائع ہو گئی تو تاوان نہ ہوگا - بشرطیکہ اس نے زیادتی نہ کی ہو - جس نے مانگی ہو وہ دوسرے کو بھی استعمال کے لئے دے سکتا ہے بشرطیکہ دوسرے کے استعمال سے اس میں فرق نہ آئے -

مگر مزدوری پر کسی حال میں نہیں دے سکتا جو چیز قابل نفع اسی وقت ہو سکتی ہو۔ جبکہ وہ ہاتھ سے چلی جائے۔ مثلاً روپیہ وغیرہ تو اس کا مانگ دراصل قرض ہے مانگی ہوئی چیز واپس کرنے کی مزدوری مانگنے والے کے ذمے ہے۔ اگر مالک نے خاص وقت اور خاص کام اور خاص جگہ اپنی چیز کے استعمال کے لئے مقرر کر دی ہے۔ تو مانگنے والا اس کے خلاف نہیں کر سکتا۔

# لقیط و لقطہ

کسی بچے کو جو راستے میں یا کسی جگہ میں بغیر کسی محافظ کے پڑا ہوا ہو اٹھانے کا نام التقاط ہے اگر بچے کی ہلاکت کا ظن ہو تو اس کا اٹھانا فرض کفایہ ہے۔ یہ بچہ آزاد اور مسلمان ہی سمجھا جائے جب تک کہ اس کے خلاف کوئی دلیل نہ ہو اس بچے کا نان نفقہ بیت المال کے ذمہ ہوگا۔ اگر اٹھانے والا فاسق یا کافر ہو تو حکومت کو اختیار ہے کہ اس سے لے لے۔ اٹھانے والا اس بچے کا نکاح اور اس کے مال تصرفات پر اختیار نہیں رکھتا اور اگر پڑی ہوئی چیز جو اٹھائی وہ انسان نہ ہو جیکہ مال ہو یا حیوان وغیرہ تو اسے لقطہ کہتے ہیں اٹھانے والے پر لازم ہے کہ وہ شارع عام اور اجتماعات میں اس کا اعلان کرتا رہے۔ اگر پورے اعلان کے بعد اس کا مالک نہ آئے۔ تو اٹھانے والا غریب ہونے کی صورت میں خود استعمال کرے۔ ورنہ صدقہ کر دے مالدار ہونے کی صورت میں مالک کے آنے پر اگر وہ اپنی چیز کا تاوان طلب کرے تو اٹھانے والے کو دینی چاہیئے۔ اگر اٹھانے والے نے حکومت کی اجازت سے اس پر خرچ کیا ہو تو مالک سے اس کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

# زمین کی آبادکاری

جس زمین کا کوئی مالک نہ ہو اور اس میں زراعت بھی نہ ہو سکتی ہو اور وہ آبادی سے اتنی دور ہو کہ وہاں تک آواز نہ پہنچ سکتی ہو۔ اس کی اگر کسی نے اصلاح کر دی مثلاً مکان بنا لیا یا درخت وغیرہ لگا دیئے تو اگر حکومت کی اجازت سے ہو تو پھر وہ مالک ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ زمین کی آبادکاری میں مسلم اور غیر مسلم دونوں برابر ہیں ملک کا کوئی بھی باشندہ ہو یہی حکم ہے اگر ایک زمین پر کسی نے قبضہ کر لیا ہو مگر اسے آباد نہ کرتا ہو تو حکومت تین سال کے بعد اس سے واپس لے کر دوسرے کے حوالے کر دے۔ آبادی کے قریب زمین آبادی کی ضرورت کے لئے چھوڑ دی جائے۔ کنوئیں کا احاطہ ہر طرف سے بیس گز اور چشمے کا پچیس گز ہو گا۔

جس زمین کو دریا رخ بدل کر چھوڑ دے اور پھر اس کا آنا بظاہر ناممکن ہو وہ بھی زمین اسی حکم میں ہو گی کہ اسے آباد بطریقہ مذکورہ کر لیا جاوے۔

# کاشت کاری

بٹائی پر کھیت دینا درست ہے اس کو عربی میں مزارعت۔ مخابرت اور محاقلت بھی کہتے ہیں اس کے چار ارکان ہیں۔ زمین۔ بیج۔ محنت۔ چارپائے۔ اس کی صحت کے لئے مندرجہ ذیل آٹھ شروط ہیں۔

(۱) زمین قابل کاشت ہو، شور اور ریگستان وغیرہ نہ ہو۔

(۲) مالک زمین اور کاشت کرنے والا عاقل و بالغ ہو۔

(۳) مدت بھی مقرر کردی جائے جس میں فصل م اگ کر کاٹی جا سکے۔
(۴) بیج جس کے ذمے ہو اس کی تشریح۔
(۵) بیج کی نوعیت گندم۔ مکی وغیرہ۔
(۶) مزارع کا حصہ مقرر کرنا مثلاً ½، ⅓
(۷) زمین کو پورے طور پر مزارع کے حوالے کر دینا
(۸) جو غلہ زمین سے پیدا ہو اس میں مزارع اور مالک دونوں شریک ہوں گے
(تقسیم سے پہلے صرف ایک کو مالک نہ سمجھا جائیگا۔ ضروری دفعات مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) اگر زمین سے کچھ نہ پیدا ہو تو مزارع کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔
(۲) اگر مزارعت کو توڑ دیا تو جو غلہ زمین سے حاصل ہوا ہے وہ اسی کا ہے جس نے
بیج ڈالا تھا اور دوسرے کو مزدوری ملے گی۔
(۳) مالک زمین یا مزارعہ کی موت سے مزارعہ ختم ہو جائے گا۔
(۴) زمین کے اخراجات دونوں پر بحصہ مقررہ لازم ہوں گے۔
(۵) مزارعت کی تین صورتیں جائز اور چار نا جائز ہونگی۔

## جائز صورتیں:۔

(۱) زمین اور بیج ایک کا ہو اور بیل اور عمل دوسرے کا ہو۔
(۲) زمین ایک کی ہو۔ اور باقی تین چیزیں (عمل، بیج، بیل) دوسرے
کے ہوں۔
(۳) عمل ایک کا ہو اور زمین۔ بیج اور بیل دوسرے کے ہوں۔ یہ
تو صورتیں جائز ہیں۔ باقی سب نا جائز ہیں۔

**فائدہ** :- اگر ایک شخص نے باغ لگوایا۔ اور دوسرے سے کہا کہ تم اس کو سینچو۔ خدمت کرو۔ پھل میں اتنا حصہ دیا جائے گا۔ یہ درست ہے۔ اس کا نام ساقاۃ ہے۔

مزارع مالک زمین نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ قیمت دے کر نہ خریدے مزارعت صرف ایک قسم کا اجارہ ہے۔ (ج ۶ شامی ۲۴ )

# ازدواجی تعلقات (نکاح)

نکاح کے ایجاب و قبول کا ہونا ضروری ہے جن کے الفاظ ماضی پر دلالت کرتے ہوں خواہ ایک کا نہ ہو مثلاً عورت نے یہ کہا کہ میں نے اپنا نفس تم کو نکاح میں دیدیا مرد نے کہا میں نے قبول کیا۔ ہر پہلی کلام کو خواہ وہ کسی طرف ہو ایجاب اور دوسری طرف کو قبول کہتے ہیں۔ ان الفاظ کا ایک ہی مجلس میں کم ازکم دو گواہ مردوں کے سامنے ہونا ضروری ہے۔ اگر ایجاب میں لفظ نکاح لایا گیا ہو۔ تو پھر نیت کی ضرورت نہیں ہے اور اگر لفظ نکاح کی بجائے کوئی اور لفظ لایا جائے۔ مثلاً بخش دی یا فروخت کر دی تو ان صورتوں میں نیت کے بغیر نکاح نہ ہو سکے گا۔ نکاح میں گواہوں کا عاقل بالغ ہونا اور اسی طرح اپنے کانوں سے دونوں کی باتوں کا سننا ضروری ہے مسلمان عورت کے نکاح کے لئے مسلمان گواہ ہونا ضروری ہے۔ گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔

## ضروری امور مندرجہ ذیل ہیں:

**محرمات:**۔ یعنی وہ عورتیں جن کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے دو قسم ہیں ایک تو وہ جن کے ساتھ ہمیشہ نکاح کرنا حرام ہے وہ اپنے اصول اور فروع یعنی ماں۔ نانی دادی اور بیٹی۔ پوتی۔ نواسی۔ پھوپھی۔ خالہ۔ متعلقات منکوحہ عورت کی ماں۔ دادی۔ نانی صرف نکاح کر لینے سے بھی یہ حرام ہو جاتی ہیں۔ جب اس عورت سے ہم بستری کرے منکوحہ کی بہن۔ خالہ۔ پھوپھی۔ بھانجی۔ بھتیجی اس وقت تک حرام ہیں جب تک منکوحہ اس کے نکاح یا عدت میں ہو۔

**رضاعت۔** اگر کسی لڑکی یا لڑکے نے کسی اجنبی عورت کا یا اپنی ماں کا کسی دوسرے بچے کے ساتھ دودھ پی لیا تو وہ آپس میں بہن بھائی ہو جائیں گے۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ اگر لڑکی کسی دوسری عورت کا دودھ پی لے تو اس عورت کے تمام لڑکے اس کے بھائی ہو جائیں گے۔ اسی طرح اگر کسی لڑکے نے ایک عورت کا دودھ پی لیا تو اس کی تمام لڑکیاں اس کی بہنیں بن جائیں گی۔ مگر اس کے دوسرے بھائی کا نکاح ان کے ساتھ جائز ہو گا

رضاعت کے لئے دو گواہ اور اس بچے کا دو سال کی عمر کے اندر دودھ پینا شرط ہے۔

**مصاہرت۔** نکاح کی حرمت کے لئے ایک اور خاص وجہ بھی ہے کہ اگر کسی مرد نے کسی بالغہ عورت کے ساتھ زنا کیا یا شہوت سے اس کو ہاتھ لگایا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہو جائے گی۔

## ولایت

نابالغ کا نکاح بغیر ولی کے نہیں ہو سکتا۔ ولی باپ دادا۔ حقیقی بھائی۔ پدری بھائی۔ بھتیجا۔ چچا۔ چچازاد بھائی۔ باپ کا چچا۔ یہ سب ترتیب وار ولی ہو سکتے ہیں اور اگر ان ورثا میں سے کوئی نہ ہو تو پھر والدہ ورنہ حاکم وقت جو مسلمان ہو۔ وہ ولی ہو جائیگا۔ بالغہ کا نکاح ولی کے بغیر بھی درست ہو جائے گا۔ اگر بالغہ کنواری لڑکی سے قریبی ولی نکاح کی اجازت چاہے اور وہ چپ ہو جائے یا مسکرائے یا آہستہ بلا آواز کے روئے تو نکاح ہو جائے گا۔ مگر قریبی ولی کے بغیر دوسرے لوگوں

کی اجازت اس وقت درست ہو گی جب کہ وہ زبان سے اقرار کرے اور بیوہ اور مطلقہ بالغہ سے اجازت میں صاف زبانی اجازت شرط ہے۔

## فضولی

مرد اور عورت یا دونوں کی یا ایک کی بلا اطلاع کسی نے نکاح کر دیا۔ تو یہ نکاح اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور اگر فضولی سے کسی عورت نے یہ اقرار کر لیا کہ میں نے اپنا نفس فلاں مرد کے لئے دیدیا ہے۔ مگر مرد کے قبول کرنے سے پہلے عورت نے اس ایجاب کو فسخ کر دیا تو نکاح نہ ہوگا۔

منوہ ط :- اگر نابالغہ کا نکاح باپ اور دادا کے بغیر کسی دوسرے نے کر دیا تو وہ بالغہ ہو کر نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ اگر قریبی ولی کم از کم پچاس میل کے سفر پر ہو تو دور کا ولی نکاح کرا سکتا ہے۔

## کفائت

نکاح کرنے میں نسب، دینداری، کسب اور مال میں کفائت کا لحاظ ضروری ہے اگر کسی عورت نے غیر کفو میں نکاح کر لیا۔ مثلاً سید زادی نے کسی دوسری نسب والے مرد سے نکاح کر لیا تو مفتی بہ قبول کے مطابق وہ نکاح درست نہ ہوگا۔

## حق مہر

مہر کم از کم دس روپیہ اور زیادہ جس قدر مقرر کرے جائز ہے۔ اگر عورت

کو طلاق جماع سے پہلے دیدی اور مہر مقرر تھا تو نصف مہر دینا ہوگا۔ اور اگر بعد جماع دی یا مر گیا تو پورا مہر دینا ہوگا۔ اگر مہر نہ مقرر کیا گیا ہو تو جماع سے پہلے طلاق پر ایک جوڑا کپڑوں کا اور بعد جماع کے مہر مثل یعنی اس عورت کی بہن کے حق مہر جتنا یا اس کی پھوپھی کے حق مہر جتنا دینا ہوگا۔

نکاح کے بعد بھی مہر میں کمی اور زیادتی درست ہے۔ حق مہر سب قرضوں سے زیادہ مقدم ہے اس لئے خاوند کے مال سے سب سے پہلے اس کی بیوی کا حق مہر ادا کیا جاوے۔ اگر مہر معجل یعنی جماع سے پہلے مقرر کیا تھا۔ تو عورت اپنے خاوند کو وصولی مہر سے قبل مجامعت سے روک سکتی ہے۔

ہوسٹے:۔ خلوت صحیحہ یعنی خاوند بیوی کا ایسے مکان میں ایسی حالت میں ہونا کہ خاوند اس سے جماع پر قادر ہو مگر جماع نہ کرے تب بھی یہ خلوت بمنزلہ مجامعت کے ہوگی اور پورا مہر لازم ہوگا۔ اگر خاوند بیوی مہر کی تعداد میں اختلاف کریں اور گواہ نہ ہوں تو مہر مثل لازم آوے گا۔

## تعداد منکوحات

ایک آدمی اگر طاقت رکھے تو چار عورتیں اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے مگر ان سب میں خوراک و لباس اور شب باشی میں برابر کا رتاؤ ضروری ہے۔ البتہ سفر پر جاتے ہوئے جسے لے جائے اختیار ہے۔ مگر قرعہ ڈالنا بہتر ہے۔

---

# طلاق

تین قسم پر ہے۔ احسن۔ حسن۔ بدعی پہلی طلاق کا طریقہ یہ ہے کہ عورت کو پاکی کے ایام میں ایک طلاق دے۔ پھر وہ پوری عدت نکالے تب دوسری دے، اسی طرح تیسری بھی گویا اس لحاظ سے تو ماہ میں تین طلاقیں پوری ہوتی ہیں۔ دوسری یہ ہے کہ پاکی کے ایام میں ایک طلاق دی اور پھر دوسری پاکی کے دنوں میں دے دی اور بدعی اس کے سوا جو طریقہ بھی ہو مگر طلاق بہر حال واقع ہو جاتی ہے۔ جبکہ طلاق دینے والا عاقل بالغ ہو۔ خواہ غصے میں ہو۔ مذاق کر رہا ہو۔ بچے اور مجنوں اور سوئے ہوئے کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ طلاق کا لکھ دینا یہ بھی زبانی کہنے کی طرح ہے۔ گونگے کی طلاق اشارے سے ہو سکتی ہے۔

# الفاظ طلاق

طلاق کے الفاظ دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو طلاق کے لئے ہی بنائے گئے ہیں ان میں تو نیت وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ عربی زبان میں ان کو صریح کہتے ہیں اور دوسری وہ ہیں کہ جو طلاق کے لئے بنائے تو نہیں گئے مگر ان سے طلاق مراد لی جا سکتی ہے۔ ان کو کنایہ کہتے ہیں۔ ان میں مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا یا موقع کا لحاظ کیا جائے گا۔

صریح کے چند الفاظ تو یہ ہیں:۔ تو طلاق ہے۔ میں نے تجھ کو طلاق کر دیا۔ وغیرہ۔ جن الفاظ میں لفظِ طلاق کا ذکر ہو اور کنایہ کے مثلاً" نکل جا۔

ہٹ جا۔ میرا تجھ پر اختیار نہیں۔ باپ کے گھر چلی جا وغیرہ۔

اگر خاوند نے عورت کو طلاق کا اختیار دے دیا۔ تو اگر اس نے اسی مجلس بس اپنے آپ پر طلاق واقع کر لی تو طلاق واقع ہو جاوے۔ بعد میں نہیں اور اگر خاوند نے اختیار دیتے وقت کہا۔ جب تو چاہے۔ تو اب جب بھی وہ چاہے اپنے آپ کو طلاق کر سکتی ہے۔

**طلاق مشروط:۔** یہ تین قسم ہے۔

(۱) کسی ممکن کام کے ساتھ مشروط کر دیا۔ مثلاً اگر تو اندر داخل ہوئی۔ تو طلاق ہے داخل ہونے ہی طلاق ہو جائے گی۔

(۲) کسی ناممکن کام کے ساتھ مشروط کیا۔ مثلاً کہا کہ اگر آسمان سے روپوں کی بارش ہو تو تجھ کو طلاق ہے اس میں فوراً طلاق ہو جائے گی۔

(۳) اگر کسی ایسے کام کے ساتھ متعلق کیا۔ جس کا علم اس کو نہیں ہے مثلاً کہا۔ تجھ کو طلاق ہے۔ اگر اللہ کی مرضی ہو تو اس صورت میں طلاق واقع نہ ہو گی۔

**نوٹ ضروری:۔** نکاح۔ طلاق۔ بیع۔ شراء اور دیگر معاملات میں وعدہ کرنے پر وہ عقد نہ ہو سکے گا۔ مثلاً اگر یہ کہا۔ کہ میں طلاق دے دوں گا تو جب تک طلاق نہ دی جائے اس لفظ کے کہنے سے طلاق واقع نہ ہو گی۔

**مریض کی طلاق:۔** اگر کسی نے اپنی مرض موت میں یا میدان جنگ میں جاتے ہوئے یا پھانسی پر لٹکائے جانے کے وقت (ان تمام اوقات میں کہ موت کا

وقوع غالب ہو) اپنی عورت کو اس کے طلب کرنے اور اس کی مرضی کے بغیر طلاق دے دی اور وہ خاوند اس کی عدت ہی میں مر گیا تو عورت اس کی وارث ہو گی ورنہ نہیں۔

# اقسامِ طلاق

تین قسم ہے۔

(۱) طلاق رجعی :۔ اگر خاوند نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دے دی تو وہ عدت کے اندر اندر رجوع کر سکتا ہے۔ رجوع کا مطلب یہ ہے کہ یا تو زبان کے ساتھ کر دے کہ میں نے رجوع کر لیا اور یا بوسہ و کنار وغیرہ کرے۔

(۲) طلاق بائن :۔ اگر اپنی بیوی کو ایسے الفاظ سے طلاق دی کہ جن میں لفظ بائن تھا یا حرام یا کنائی الفاظ تھے تو اب بھی رجوع تو کر سکتا ہے مگر اس میں دوبارہ نکاح باندھنے کی ضرورت ہے۔ عورت کی اگر مرضی ہو۔

(۳) طلاق ثلاثہ :۔ اگر بیوی کو تین طلاق دے دی تو وہ اس پر حرام ہو گئی۔ رجوع درست نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ عورت اس کی عدت کے بعد کسی دوسرے سے خود بخود نکاح کرے اور وہ مر جائے یا طلاق دے دے تو پھر اس خاوند سے نکاح درست ہے۔

تحلیل کا جو طریقہ رائج ہے یہ اگرچہ ناپسندیدہ طرزِ عمل ہے مگر تاہم عورت حلال ہو جاتی ہے۔ اگر ایک عورت طلاق کے بعد کہیں چلی گئی۔ اور واپس آنے پر خاوند سے کہا کہ میں نے تحلیل کرالی اور مدت بھی اتنی گذر گئی ہو۔ تو خاوند اس کی بات کو درست تسلیم کر سکتا ہے۔

اگر ایک خاوند نے حلفاً اپنی بیوی سے کہا کہ میں چار ماہ تک تیرے پاس نہ آؤں گا۔ اس کا نام ایلاء ہے۔ اگر وہ چار ماہ کامل بیوی کے پاس نہ آئے تو طلاق ہو جاوے گی اور اگر چار ماہ کے اندر اندر بطریق مذکور رجوع کرے یا دُور ہونے کی وجہ سے بذریعہ تحریر عورت کو رجوع کی اطلاع دے دی تو اب اس کو کفارہ دینا ہوگا۔

## خلع

کچھ بدلہ دے کر خاوند سے طلاق حاصل کرنے کا نام ہے۔ اگر عورت میں کوئی خرابی نہ ہو تو خاوند کو کچھ لینا مکروہ ہے۔ خلع کے بعد خاوند اور بیوی کے تمام حقوق جو ایک دوسرے پر لازم تھے ختم ہو جاتے ہیں۔ خلع میں لفظ خلع یا طلاق یا الگ یا اس کے ہم معنی الفاظ ضروری ہیں اور اگر وہ پیسے بھی بیوی کو الگ کر دیا تو خلع ہو جائے گا۔ اگر تین طلاق نہ دیں تو یہ طلاق بائن کے حکم میں ہے یعنی خاوند دوبارہ نکاح پڑھا سکتا ہے۔

## ظہار

کسی عاقل بالغ خاوند کا اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ تو مجھ پر میری ماں بہن کی طرح ہے ظہار کہلاتا ہے۔ اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

ورنہ وہ کفارہ ادا کرکے رجوع کر سکتا ہے۔ ظہار کا کفارہ دو ماہ کے روزے یا ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلانا ہے۔ جس کے درمیان جماع وغیرہ نہ کریگا۔

# لعان

اگر خاوند نے بیوی کو زنا کی تہمت لگائی اور عورت نے اس سے مطالبہ کیا تو اب یہ دونوں لعان کریں گے۔ لعان کرنے کے بعد فوراً عورت پر طلاق بائنہ پڑ جائے گی اور وہ عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکے گی۔ اگر خاوند نے لعان کے بعد اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے دیا تو عورت کی مرضی پر اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔ قاضی کے سامنے جاکر مرد یوں کہے گا۔ کہ میں اللہ کی قسم اٹھاکر کہتا ہوں کہ یہ میری عورت زنا کار ہے۔ جو کچھ میں نے کہا وہ درست ہے۔ چار مرتبہ تو یوں کہے گا۔ اور پانچویں مرتبہ کہے گا۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ کی لعنت ہو۔ پھر عورت یہ کہے گی۔ کہ یہ جھوٹ کہتا ہے اور اگر سچا نہ ہو تو اس پر خدا کا غضب ہو۔ اب قاضی اس بچے کا جو اس حمل سے پیدا ہو نسب ماں سے ثابت کر دے گا۔ اور اگر بچے کی پیدائش پر خوشی وغیرہ کرنے کے بعد باپ نے اس کا انکار کر دیا تو اب یہ بیٹا اس کا وارث ہو سکے گا۔

# فسخ نکاح

مندرجہ ذیل صورتوں میں عورت کو حق پہنچتا ہے کہ وہ مسلمان حاکم یا کم از کم تین نیک مسلمانوں کی کمیٹی میں اپنا دعویٰ ثابت کرکے ان سے نکاح تڑوا لے اور دوسری

جگہ نکاح کرلے۔

(۲) خیار بلوغ - اگر باپ دادا کے بغیر نابالغہ کا نکاح کسی نے باندھا ہو۔ تو وہ بالغ ہونے پر فوراً بلا کسی تاخیر کے اپنے نکاح کے فسخ کا اعلان کردے اور پھر باقاعدہ دعویٰ دائر کرکے ثبوت پیش کرے۔ قاضی نکاح فسخ کرسکتا ہے۔

(۲) مفقود :۔ اگر خاوند لاپتہ ہو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مردہ ہے یا زندہ تو چار سال کی مدت گزرنے پر عورت نکاح فسخ کراسکتی ہے۔

(۳) خصی و مجبوب :۔ جس کا خاوند خصی ہو یا کسی بیماری کی وجہ سے مجامعت پر قادر نہ ہو وہ عورت دعویٰ دائر کرے۔ قاضی اس کو ایک سال کی مہلت علاج کے لئے دے۔ اگر تندرست نہ ہوا تو نکاح فسخ کر دیا جاوے گا۔ اور جس مرد کا آلہ تناسل بالکل ہی کٹا ہوا ہو۔ اس کا نکاح قاضی فوراً فسخ کرسکتا ہے جب عورت مطالبہ کرے۔

(۴) نان و نفقہ :۔ اگر کسی عورت کا خاوند وطن ہی میں موجود ہو۔ مگر حقوق زوجیت ادا نہ کرتا ہو تو اس صورت میں بھی عورت کو اختیار ہے کہ وہ اپنا دعویٰ دائر کرکے نکاح فسخ کرالے۔

---

نوٹ :۔ فسخ نکاح کے تمام ضروری قوانین اسلامیہ کے لئے تنبیہ الجہال۔ ظہور الشفقہ۔ رافع الافکار مصنفہ علامہ قاضی محمد غلام جیلانی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کا مطالعہ کریں۔ جو دارالاشاعت سے مل سکتی ہیں۔

ضروری :۔ اگر نکاح ہو چکا ہو۔ اگرچہ شادی نہ ہوئی ہو۔ مگر عورت کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ خاوند نہ شادی کرتا ہو نہ طلاق دیتا ہو۔ تو اس صورت میں بھی نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔ جب کہ عورت کو اپنی عصمت کا خطرہ ہو۔

# عِدّت

اگر خاوند مر جائے تو عورت کو چار ماہ دس دن تک عدت گزارنی ہو گی۔ خواہ ہم بستری نہ ہوئی ہو۔

اگر طلاق دے دے تو تین حیض عدت ہے اور اگر حیض بڑھاپے یا چھوٹی عمر کی وجہ سے نہ آتا ہو تو تین ماہ عدت ہو گی۔ اگر عورت حاملہ ہو۔ تو اس کی عدت حمل کے پیدا ہونے تک ہو گی۔ عدت میں نکاح فاسد ہو گا۔

بعض مقامات پر مرد کو بھی عدت کا لحاظ کرنا ہو گا۔ مثلاً اپنی مطلقہ کی بہن کے ساتھ نکاح اس کی عدت میں نہیں کر سکتا۔ جب کسی عورت کو اس کے خاوند نے دوسرے ملک سے طلاق لکھ کر بھیج دی یا وہ مر گیا۔ مگر اس کو خط یا خبر کئی دن بعد ملی تو جس دن اس نے طلاق نامہ لکھا اور موت واقع ہوئی اسی دن سے عدت کا حساب ہو گا۔

نوٹ :۔ وفات کی عدت میں عورت کو زیب و نمائش کرنا حرام ہے طلاق کی عدت نکالنے والی عورت کو گھر سے باہر جانا حرام ہے اور وفات کی عدت والی ضروری حوائج کے لئے دن کے وقت جا سکتی ہے، اگر مکان وغیرہ گر جائے یا کوئی اور عذر پیش ہو جائے

تو پھر نکل سکتی ہے۔

# نسب

جب کہ کسی عورت کا خاوند زندہ ہو اس کی اولاد کی نسب خاوند ہی سے ثابت ہوگی۔ اگر ایک آدمی کو بچہ پیدا ہونے کی اطلاع ملی اس نے پہلے تو انکار کر دیا۔ مگر پھر اقرار کیا تو نسب ثابت ہو جائے گا۔ طلاق بائن کے بعد دو سال یا اس سے زیادہ گزارنے پر اس عورت کا اگر بچہ پیدا ہوا تو نسب باپ سے ثابت نہ ہوگا۔ اسی طرح موت کی عدت میں بھی اعتبار دو سال کا کیا جائیگا۔ عدت وفات گزارنے والی عورت کا بچہ اگر دو سال سے کم مدت میں ہو گیا تو اگر خاوند نے اقرار نہ کیا ہو۔ اور نہ ہی اس وقت عورت کا حمل ظاہر تھا تو وارث اگر انکار کر دیں تو نسب ثابت نہ ہوگا۔ ہاں اگر گواہ پیش کرے تو پھر راجح قول یہی ہے کہ نسب ثابت ہو جائے گی۔

# نان و نفقہ

نفقہ سے مراد طعام اور لباس اور جائے رہائش ہے جن کا نفقہ انسان کے لئے لازم ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) بیوی کا نان و نفقہ اگرچہ خاوند نابالغ یا غریب ہو نکاح ہونے کے بعد جب کہ عورت نے اپنے آپ کو خاوند کے پیش کر دیا ہو اور اگرچہ وہ عورت خاوند سے طلاق کی عدت میں ہو (وفات کی عدت کا نفقہ لازم نہیں ہے) اس لئے کہ وہاں عورت جائداد کی وارث ہوتی ہے۔ اور اگر خاوند موجود نہ ہو تو قاضی اس کی بیوی اور ماں باپ

---

نوٹ :- نفقات کے اعلیٰ آئین کا مطالعہ کتاب النفقات مصنفہ امام خصاف رحمۃ کا مطالعہ کریں جو دار الاشاعت سے مل سکتی ہے

اور نا بالغ اولاد کا خرچ اس کے مال سے لے کر ان کو دے سکتا ہے۔ مگر اس کی کوئی چیز فروخت نہیں کر سکتا۔ اور اگر خاوند نے کچھ خرچ اپنی بیوی کو پیشگی دے دیا تھا اور اتفاقاً مر گیا تو ورثا وہ مال واپس نہیں لے سکتے۔

(۲) نا بالغ اولاد کا نان و نفقہ باپ پر لازم ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب اسی طرح ماں باپ اور دادا دادی کا نفقہ بیٹے کے ذمے لازم ہے جبکہ وہ فقیر ہوں باپ کو حق پہنچتا ہے کہ وہ بیٹے کا سامان اپنے نفقہ کے لئے بیچ دے۔ زمین نہیں بیچ سکتا۔

(۳) نسبی رشتہ دار کا نان نفقہ بھی ادا کرنا لازم ہے بشرطیکہ وہ محنت مزدوری نہ کر سکیں جب کہ وہ چھوٹے ہوں۔ عورت ہو۔ دائم المرض ہو۔ اندھا ہو۔ طالب علم ہو اور یہ مالدار ہو۔

نوٹ :۔ انسانوں کے سوا جو حیوانات کسی کے پاس ہوں ان کا نفقہ ان کے ذمے واجب ہے۔ اگر باپ موجود نہ ہو یا مر جائے تو بالغ اولاد کی تربیت کے لئے ان کی ماں اسباب وغیرہ بیچ سکتی ہے۔

اگر خاوند غریب ہو اور عورت مالدار ہو تو پھر بھی عورت پر خاوند کا نفقہ لازم نہیں ہے۔ (کتاب الاموال صفحہ ۵۸)

# پرورش (حفاظت)

چھوٹے بچے کی تربیت واجب ہے۔ ماں۔ نانی۔ دادی۔ حقیقی بہن۔ سوتیلی بہن۔ خالہ پھوپھی۔ باپ۔ دادا۔ حقیقی بھائی۔ سوتیلا بھائی۔ برادر زادہ۔ حقیقی چچا۔ سوتیلا چچا۔ اس

ترتیب مذکورہ سے اس کی تربیت کے ذمہ دار ہیں۔ اگر کسی لڑکی کو تربیت کرنے والا صرف اس کا چچا زاد بھائی ہو۔ تو قاضی کو اختیار ہے کہ اس کے حوالے کر دے یا کسی اور امانت دار آدمی کو پرورش کے لئے دے دے۔ اگر ماں کو طلاق ہو گئی تب بھی وہ بچے کی پرورش کی زیادہ مستحق ہے۔ اور اس کا خرچ باپ پر لازم ہے۔ مگر وہ کسی بچے کو ایسے گاؤں نہیں لے جا سکتی جہاں کہ اس کا باپ اس کو آسانی سے نہ دیکھ سکے۔ لڑکا سات سال کی عمر تک اور لڑکی نو سال کی عمر تک ماں ہی کے پاس رہ سکتی ہے ۔

# خلاصہ قانون تحفظ حقوق زوجین

چونکہ مذہب حنفی میں اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ باقتضائے ضرورت حاکم کے حکم کے[1] مطابق دیگر آئمہ[2] کے مسلک کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اس اصول کے تحت ہی حالات حاضرہ اور ضروریات موجودہ کی بناء پر مندرجہ ذیل ضابطہ پیش کیا جاتا ہے۔

## مختصر نام و تعلق نفاذ

دفعہ (۱) جائز ہے کہ یہ "ضابطہ" از نام تحفظ حقوق زوجین موسوم کیا جائے۔

## شوہر مفقود الخبر

دفعہ (۲) جب شوہر اپنے مکان سے چلا جائے اور لاپتہ[3] ہو اور اس نے اپنی زوجہ کے نان و نفقہ کا کچھ انتظام نہ کیا ہو اور زوجہ بوجہ مفقودی شوہر خود استدعائے تفریق پیش کرے تو محکمہ قضاء ثبوت مفقودی[4] و عدم کفالت نان و نفقہ و عدم نشوز کے متعلق زوجۂ مفقود سے حلف لینے کے بعد تین ماہ تک تین اشتہار حسب ذیل مضمون کے شائع کریگا

"چونکہ فلاں شخص اتنے عرصہ سے لاپتہ ہے اور اس نے اپنی اہلیہ مسماۃ فلاں کی خبر گیری نہیں کی نہ اس کے نان و نفقہ کا کچھ انتظام کیا لہذا وہ جلد سے جلد اپنی جائے قیام و صحیح پتہ سے محکمہ ہذا کو اطلاع دیکر اپنی زوجہ مسماۃ فلاں کی شکایت کا مناسب انتظام کرے۔ ورنہ حسب مسلک امام مالک رح اس کا نکاح فسخ کر دیا جائے گا"

---

[1] شامی جلد ۱ صفحہ ۵۶ [2] شامی جلد ۳ صفحہ ۳ [3] قاضی خان جلد نمبر ا صفحہ ۱۹۹ [4] قاضی خان جلد نمبر ا صفحہ ۱۹۸

**توضیح** :- (۱) مسلک امام مالکؒ یہ ہے کہ اگر مفقود[1] نے مال بقدر کفالت نان ونفقہ چھوڑا ہو تو یوم مرافعہ سے چار سال گزرنے کے بعد نکاح فسخ ہو جائیگا۔ ورنہ فوراً طلاق ہو جائے گی۔

(۲) اعلان مذکورہ بالعموم اخبارات اور ریڈیو جو محکمہ قضا بلحاظ حالات مناسب سمجھے شائع کیا جائے گی۔

(۳) حسب طریق بالا جو اعلانات شائع ہونگے ان کے مصارف بشرط امکان شخص مذکور کی جائداد سے وصول کئے جائیں گے۔ ورنہ عورت بصورت استطاعت[2] ادا کرے گی بصورت دیگر معاملہ[3] گورنمنٹ کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔

(۴) اگر یہ ثابت ہوگا کہ مفقود نے مال بقدر کفالت زوجہ چھوڑا ہے تو محکمہ قضا[4] سے زوجہ مفقود کو تاریخ درخواست سے چار سال تک انتظار شوہر مفقود کا حکم دیا جائیگا۔

(۵) بصورت عدم ذرائع کفالت تاریخ اشاعت اشتہار آخر سے تین ماہ گزرنے کے بعد اگر پتہ شخص مذکور کا نہ معلوم ہوگا تو محکمہ قضاء سے ان زوجین میں تفریق کرادی جائیگی

(۶) اگر چار سال کے انتظار کے بعد بھی شوہر کا پتہ نہ معلوم ہوگا۔ تو محکمہ قضاء سے حکم فسخ نکاح صادر کیا جائے گا۔

(۷) بعد صدور[5] حکم فسخ نکاح زوجہ چار ماہ دس دن ایام عدت گزار کر نکاح ثانی کر لینے کی مجاز ہوگی۔

(۸) اگر شخص مذکور بعد فسخ[6] نکاح و مرور ایام عدت واپس آجائے۔ اور اس عورت

---

[1] صعیدی حاشیہ کفایت الطالب جلد ۲ صفحہ ۱۷۱۔ [2] صعیدی جلد ۲ صفحہ ۔ [3] ، [4] صعیدی ۲ صفحہ
[5] قاضی خان جلد ۱ صفحہ ۱۹۹۔ [6] عبارت مسئلہ مندرجہ دفعہ ۱ور توضیح نمبر ۴، ۵، ۶ کے لئے رکھا گئی ہے۔

پر دعویٰ کرے تو ایسی صورت میں اس کا دعویٰ قابل سماعت نہ ہوگا۔

## تفریق بصورت عدم ادائے نان و نفقہ

دفعہ (۳) جن مستورات کے شوہران کا نان و نفقہ دینے سے عاجز ہوں اور بوجہ عدم استطاعت ادا نہ کر سکتے ہوں یا باوجود[1] مقدرت و استطاعت ایسا نہ کرتے ہوں اور اس پر ان کا اصرار ہو تو مستورات آخر الذکر بھی نان و نفقہ سے محروم ہونے کی وجہ سے اہل عسرت شوہروں کی زوجات کے مثل سمجھی جائیں گی۔ اور ان کی ایسی شکایت پیش ہونے پر شوہروں کو حکم ادائے نان و نفقہ میعادی سہ ماہ محکمہ قضا سے دیا جائے گا اور یہ حکم صادر کیا جائیگا کہ بصورت عدم تعمیل خلاف تاریخ مقررہ کے بعد فیمابین اس شوہر اور اس کی زوجہ کے تفریق کر دی جائیگی۔

**توضیح:**۔ اس تفریق کے بعد کسی عورت کا نکاح ثانی حسب قواعد شرعیہ ہو سکے گا۔

## نان و نفقہ کی مقدار کا تعین

دفعہ (۴) نان و نفقہ کی مقدار کا تعین ہر صورت میں نفقہ[2] دہندہ کی حیثیت اور ذرائع آمدنی کے لحاظ سے محکمۂ قضا کرے گا اور آئندہ ذرائع آمدنی کی کمی بیشی پر بصورت عذرداری مقدار مقررہ میں کمی و بیشی ہو سکے گی۔

## تفریق بصورت امراض

دفعہ (۵) اگر کسی عورت کی جانب سے اس کے شوہر کی نسبت یہ شکایت پیش ہو کہ اس کا شوہر عنین[3] یا مجذوم یا بروص یا خصی ہے اور اس بناء پر استدعا تفریق کی جائے تو حسب قواعد شرعیہ ایک سال کی[4] مہلت علاج کے واسطے شوہر کو دی جائیگی۔ اگر اس مدت میں شوہر صحتیاب نہ ہو تو حسب استدعا زوجہ محکمہ قضا سے فیمابین زوجین تفریق کرا دی جائے گی۔

---

[1] صعبیہ کی جلد ۲ صفحہ ۷ [2] منہاج مع شرح المحلی صفحہ ۱۷۹ ۔ ۸۱ درمختار سطر ۱ [3] ہدایت اولین صفحہ ۴۱۲
[4] شرح کفایت الطالب جلد ۲ صفحہ ۶۰ ۔ [5] ہدایت اولین۔

توضیح :- (۱) بصورت بالا تفریق کے لئے شرط ہے کہ عورت اپنی درخواست تفریق میں یہ لکھ دے کہ وہ اپنے زر مہر اور ایام عدت کے حرفہ سے دست بردار ہوتی ہے اور اس کا مطالبہ نہ کرے گی (بشرطیکہ[۱] یہ امراض نکاح کے بعد پیدا ہوئے ہوں۔ اور عورت بھی رفعاد قرانہ نہ ہو۔

(۲) اگر امراض مذکورہ مرد میں قبل نکاح تھے اور بوقت نکاح چھپائے گئے تو اس صورت میں عورت تفریق کے ساتھ مہر پانے کی مستحق ہو گی۔ لیکن اگر قبل نکاح مرد کے ان امراض میں مبتلا ہونے کا علم عورت کو تھا تو عورت کو تفریق حاصل کرنے کا حق نہ ہو گا۔

## تفریق بصورت نفرت زوجین

دفعہ (۶) اگر کسی عورت کی جانب سے اس کے شوہر کے مجبوب ہونے کی بناء پر استدعاء تفریق پیش ہوا اور شوہر نکاح کے بعد مجبوب ہوا ہو یا قبل نکاح تھا اور عورت کو اس کا علم نہ ہوا تھا تو ثبوت مجبوبیت پر بلا مہلت تفریق کر دی جائے گی اور مہر بھی بذمہ شوہر واجب الادا ہو گا۔ اس کے علاوہ ہر وہ عیب جو باعث نفرت زوجین ہو اور اس سے مقصد نکاح حاصل نہ ہوتا ہو اختیار صلح کو واجب کر دے گا۔

توضیح :- اگر باوجود علم کے شوہر مجبوب ہے عورت نکاح پر بیان دے چکی ہو۔ تو عورت کا حق تفریق باطل ہو گا۔

## قاضی کا اختیار تفریق

دفعہ (۷) محکمہ قضاء کو تفریق کرانے کا اختیار ان وجوہ کے علاوہ کہ شوہر زوجہ سے ہمیشہ بدسلوکی کرتا ہے یا اس نے شرائط نکاح کی تکمیل نہیں کی یا زوجین باہمی الفت

---

[۱] ہدایہ اولین ۳۸۰ [۲] عینی جلد ۲ ص ۶۵، ہدایہ اولین ص ۲۰۱ [۳] کتاب المواد جلد ثانی ص ۲۳

ومودت نہیں رکھتے اس صورت میں بھی کہ قبل نکاح احدالزوجین امراض لاعلاج میں مبتلا تھے

## عورت کو طلاق مانگنے کا حق

دفعہ (۸) اگر زوجہ اس بناء پر استدعاء تفریق پیش کرے کہ اس کا شوہر چار سال یا اس سے زائد مدت کی سزا پاکر قید ہوگیا ہے اور بوجہ تنگدستی و افلاس شخص مقید اپنی زوجہ کے نان و نفقہ وغیرہ کی کفالت نہیں کر سکتا تو اس کی حالت معسر کی سی سمجھی جائے گی۔ اور اسی کے مطابق تحت احکام شرعیہ اجازت نکاح ثانی دے دی جائے گی۔

توضیح ۔ (۱) صرف مفلسی کے عذر پر کوئی شخص اپنی زوجہ کو نفقہ دینے سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ شخص محنت کر کے معاش حاصل کر سکتا ہے اور ضعیف و نحیف نہیں ہے تو اس پر اپنی زوجہ کے لئے نفقہ مہیا کرنا فرض ہے بصورت دیگر عورت طلاق کی مستحق سمجھی جائے گی۔

(۲) مندرجہ ذیل صورتوں میں جو مانع محبت و مودت ہیں عورت طلاق مانگنے کی مستحق ہو جاتی ہے۔

(الف) جبکہ شوہر کا شرائط نکاح پورا کرنے سے قولاً و عملاً انکار پایا جائے۔

(ب) جب اس کو معلّق کردے اور نفقہ نہ دے۔

(ج) جب اس سے بھیک منگوائے۔

(د) جب کسی طرح اس کے پاس نہ جائے۔

(ہ) جب اس سے ایسی مزدوری کرائے جو اس کی کسرِ شان یا آبرو ریزی کا باعث ہو۔

(ش) جب وہ متعدد زوجات رکھتا ہو اور سب سے برابری و انصاف نہ کرتا ہو

---

ٰلہ کتاب زاد المعاد جلد ثانی ص ۲۴۳

(ف) جب وہ ہمیشہ زوجہ پر ظلم وجور کرتا ہو اور مار کر ضرر جسمانی پہنچاتا ہو۔

**توضیح (۲)** مذکورہ بالا صورتوں میں فیصلہ کنندہ کی رائے یا تجویز پر انحصار ہوگا۔ اور وہ مجاز ہوگا کہ کسی ایک وجہ کو جو حقوق زوجیت کی ادائیگی میں مانع ہو ملحوظ احکام شرعیہ سبب فسخ قرار دے۔

## عورت کا مرد سے طلاق لینا یا مرد کا عورت کو طلاق دینا

دفعہ (۹) اگر کسی شخص کی ایسی شکایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ جس عورت سے اس کا نکاح ہوا ہے وہ قبل نکاح مرض جنون یا مرض جذام یا برص یا امراض اندام نہانی میں مثل قرن یا رتق کے مبتلا تھی۔ اور شوہر کو کسی ایسے مرض کا علم نہ تھا۔ نہ وہ اس پر رضامند تھا تو بصورت طلاق شوہر برحسب مسلک امام مالکؒ صرف ایک ربع دینار عائد ہوگا۔ باقی مہر ساقط ہوگا۔

**توضیح (۱)** امام احمدؒ کے بعض شاگردوں نے زن وشوہر کے چند دیگر امراض کو بھی ان ہی امراض میں شامل کیا ہے جن کے سبب سے مرد زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے یا زوجہ مرد سے طلاق لے سکتی ہے اور وہ امراض حسب ذیل ہیں:۔

(۱) نتن الفرج (شرم گاہ کی بدبو)

(۲) نتن الفم (گندہ دہنی)

(۳) انخراق مجری البول۔

(۴) اندام نہانی کے بہتے والے زخم

(۵) بواسیر

---

لہ رسالہ ابن زید متن کفایۃ الطالب بر حاشیہ صعیدی جلد ۲ ص ۶۷

(۶) ناسور

(۷) استحاضہ

(۸) استطلاق البول

(۹) احدالزوجین کا خنثیٰ مشکل ہونا۔

توضیح (۲) مذکورہ بالا صورتوں میں طرفین کو بہ تعجیل اختیار تنسیخ نکاح حاصل ہے۔ یعنی جب زوجہ و شوہر کو معلوم ہو جائے کہ ان میں سے ایک اس قسم کے کسی مرض میں مبتلا ہے تو مرافعہ بابت تنسیخ نکاح محکمہ قضا میں پیش ہوگا۔ لیکن لازم ہے کہ ایسا مرافعہ بہت جلد عمل میں لایا جائے۔ اگر تاخیر بیجا ہوگی تو گمان غالب ہوگا کہ طرفین نے اس حالت کو قبول کر لیا تھا یا حق تنسیخ سے دستبردار ہو گئے تھے۔

(۳) منجانب مرد یا زوجہ بہ تقاضائے حالات استدعا تفریق پیش کیے جانے پر اگر محکمہ قضا کی رائے میں باتباع تصریحات مذکورہ تفریق ضروری مقصود ہو۔ تو محکمہ مذکور حسب حکم شرعی تحت ضابطہ نافذالوقت گورنمنٹ سے حکم حاصل کر کے تنسیخ نکاح کا حکم صادر کرنے کا مجاز ہوگا۔

## محکمہ قضا کے فیصلہ کی نظر ثانی

دفعہ (۱۰) محکمہ قضا کے فیصلہ کی نظر ثانی تاریخ فیصلہ سے ساٹھ دن کے اندر محکمہ قضا میں بمعیت محکم افتاء ہو سکے گی۔ قاضی صاحب و مفتی صاحب کے اتفاق رائے کی صورت میں فیصلہ ناطق ہوگا۔ بصورت اختلاف موصوف الیہم معاملہ مجلس العلماء میں پیش ہو کر کثرت رائے سے اس کا فیصلہ کیا جائیگا۔

---

۱ے قاضی خان جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ ۲ے شامی جلد ۲ صفحہ ۵۶

# تنازعات زوجین کے لئے حکم کے مقرر کرنے کا ضابطہ

دفعہ (۱۱) محولا بالا صورتوں کے علاوہ زوجین کے دیگر تنازعات باہمی کے تصفیہ کے لئے ایک ایک حکم بلحوظی[1] احکام شرعیہ اور ایک ثالث محکمہ قضاء سے مقرر کیا جائے گا۔ جس کا تصفیہ ناطق[2] اور واجب التعمیل ہو گا۔ اور ضابطہ حسب دفعہ یہ ہو گا کہ نوٹس رجسٹری شدہ دیا جائے گا۔ کہ فریق ثانی تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر خود جواب دہی کرے۔ بصورت دیگر یکطرفہ فیصلہ کیا جائے گا۔ کوئی عذر قابل سماعت نہ ہو گا۔

یہ ضابطہ سابقہ اسلامی ریاست بھوپال میں نافذ تھا۔ اس کا اقتباس درج کیا گیا ہے ؏

---

[1] بحکم قرآن فابعثوا حکماً الخ

[2] بیضاوی شریف صـ ۱۸۳

# فوجداری قوانین

(۱) قتل کی پانچ صورتیں ہیں اور ان کے احکام بھی الگ الگ ہیں :-

**قتل عمد :-** کسی کو دھاردار یا اسی کی طرح کسی دوسری چیز سے قتل کے ارادے سے مار ڈالا۔

**شبہ عمد :-** اشیاء مذکورہ کے بغیر کسی اور چیز سے قتل کر ڈالا۔

**خطاء :-** کسی شکار کو مارنا چاہا تھا مگر غلطی سے انسان کو لگ گیا اور مر گیا۔

**خطاء حکمی :-** سویا ہوا کسی دوسرے پر پلٹ جائے اور وہ مر جائے۔

**قتل سببی :-** مثلاً راستہ میں کنواں کھودا یا بڑا پتھر راستہ میں رکھ دیا جس سے مر گیا۔ قتل عمد کی سزا قصاص ہے اور باقی میں دیت دینی ہوتی ہے۔ قاتل کے لئے عاقل بالغ ہونا ضروری ہے۔ قصاص کا کسی دھاردار چیز کا ہونا ضروری ہے اگر قاتل ایک ہو اور مقتول زیادہ ہوں تو ایک ہی قصاص ہوگا۔ اور اگر مقتول ایک ہو اور قاتل زیادہ تو سب قاتلوں کو قصاص میں قتل کیا جائیگا۔ مقتول کے چند وارثوں میں سے اگر ایک بھی مدعی ہو جائے تو قصاص لیا جائیگا۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں قصاص ساقط ہو جاتا ہے۔

(۱) قصاص کا مدعی مر جائے

(۲) مقتول کے وارثوں سے صلح ہو جائے۔

(۳) اگر ایک بھی وارث صلح کر لے یا معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جائیگا۔

(۴) اگر مقتول کے وارث نابالغ ہوں یا حاضر نہ ہوں۔

قتل یا دوسری جراحات میں جو دیت اور ارش مقرر ہے اس کی تشریح حسب تفصیل درج ذیل ہے :-

مندرجہ ذیل صورتوں میں دیت لازم ہوگی (دیت ایک سو اونٹ یا ایکہزار دینار یا دس ہزار درہم ہیں)

کسی کو جان سے مار دینے ناک کو وسط سے کاٹنے، زبان اور آلۂ تناسل کے کاٹنے، حواس خمسہ کو معطل کرنے، دونوں آنکھوں، دونوں ہاتھ اور پاؤں اور دونوں کان کو دونوں ہونٹ، دونوں خصیے عورت کے دونوں پستان یا پستان کے دونوں سر کاٹ دینے، ان تمام جرائم میں پوری دیت لازم ہے اور اگر ان میں ایک ایک مثلاً ایک ہاتھ کاٹ ڈالا تو آدھی دیت لازم ہے۔ ایک انگلی کے کاٹ ڈالنے پر دیت کا ۱/۱۰ حصہ لازم ہے اور ایک انگلی کا ایک بند کاٹنے پر انگلی کی دیت کا ۱/۳ یعنی کل دیت کا ۱/۳۰ حصہ دیوے اور دو بند کاٹنے پر انگلی کی دیت کا ۲/۳ حصہ دیوے۔ ہر دانت اور داڑھ کے عوض میں پانچ اونٹ یا پانصد درہم لازم ہوں گے۔ سر اور چہرے کے زخموں کی دیت الگ مذکور ہے

| | | |
|---|---|---|
| (۱) جس زخم کی وجہ سے ہڈی ظاہر ہو گئی ہو اور وہ کھلا ہوا ہو | } | دیت کا ۱/۲۰ حصہ |
| (۲) جس چوٹ کی وجہ سے ہڈی ٹوٹ گئی | } | " " ۱/۱۰ " |
| (۳) جس سے ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے بدل جائے | } | " " ۶/۵ " |
| (۴) جو زخم دماغ تک پہنچ گیا ہو | } | " " ۱/۳ " |

نوٹ :- چونکہ سر اور چہرہ اکثر اوقات ننگے رہتے ہیں اس لیے ان کی بدنمائی کا اثر سارے جسم پر پڑتا ہے تو ان کے احکام بھی الگ ہیں جیسا دوسرے زخموں کی طرح نہیں۔

(۵) جس زخم کی وجہ سے چمڑا اکھڑ گیا ہو۔
(۶) جس کی وجہ سے خون نکل آیا ہو۔ مگر بہا نہ ہو۔
(۷) جس کی وجہ سے خون بہہ گیا ہو۔
(۸) جس زخم نے گوشت کاٹ دیا ہو۔
(۹) جس نے چمڑا کاٹ دیا ہو۔
(۱۰) جس زخم نے چمڑے کو تو کاٹ دیا ہو مگر ہڈی تک نہ پہنچا ہو بلکہ چمڑے اور ہڈی کے درمیان والی جھلی تک پہنچا ہو۔

ان سب میں ایک عادل آدمی جو فیصلہ کرے۔ وہ دینا پڑے گا۔

اگر کسی حاملہ عورت کو مارا جس کی وجہ سے حمل گر گیا تو اگر بچہ زندہ گرا تو پوری دیت دینی ہو گی اور اگر مرا ہوا ساقط ہوا تو پانصد درہم لازم ہوں گے۔

**فائدہ** :۔ دیت میں مسلم۔ ذمی اور مستامن سب برابر ہیں۔

# قسامت

اگر کسی جگہ کوئی انسان قتل کیا ہوا پایا جائے اور اس کے جسم پر زخم یا چوٹ کے نشان ہوں۔ یا گلا گھٹا ہوا معلوم ہو یا اس کی آنکھ اور کان۔ سے خون بہتا ہوا معلوم ہو اور قاتل کا پتہ نہ چلتا ہو۔ تو جس گاؤں میں مقتول ملا وہاں کے پچاس عاقل بالغ مردوں کو قسم دی جائے گی جن کو مقتول کے وارث چن لیں کہ انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ قاتل کا اس کو علم ہے اس کے بعد محلہ والوں پر دیت لازمی ہو گی۔ اگر انکار کریں تو قید کیا جائے اگر شارع عام میں مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال ادا کرے گا۔ اگر کسی عماری پر مقتول پایا گیا تو چلانے والے پہ دیت ہے اور اگر دو گاؤں کے درمیان پایا جائے

تو جو قریب ہوگا اس پر قسامت ہوگی۔ جو آواز جلدی سُنے وہ گاؤں قریب ہے
اگر کسی کے مکان میں مقتول پایا گیا تو قسامت اس پر ہے اور اگر دریا میں اس کی لاش
پائی گئی تو کنارے پر ہونے سے جو گاؤں قریب ہوگا اس پر قسامت ہوگی۔ ورنہ خون ضائع
چلا جائیگا۔ اگر محلہ والوں نے ایک خاص آدمی کے خلاف شہادت دی کہ اس نے قتل کیا
ہے تو اگر مقتول کے ورثاء مدعی نہ ہوں تو ان کی شہادت قابل قبول نہیں ہے۔
جب کہ ان مذکورہ بالا لوگوں نے قسم اٹھا کر یہ کہدیا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور
نہ ہم کو قاتل کا علم ہے تو اب اگر مدعی قتل عمد کا دعویٰ کریں تو اس گاؤں والوں پر
دیت لازمی آئیگی ورنہ محلہ والے اور ان کے معاونین پر دیت ہوگی جسے وہ تین سال کے
اندر اندر ادا کریں گے مگر ان میں کسی سے بھی تین یا چار درہم سے زیادہ نہ لیا جائیگا۔ اگر قبیلہ
والوں سے دیت کی پوری رقم نہ وصول ہوسکے تو دوسرے قبائل کو بھی شامل کر لیا جاوے۔

# حدود

حد اس سزا کا نام ہے جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ چار اسباب پر وہ لازم ہے
(۱) زنا (۲) چوری (۳) شراب خوری (۴) تہمت زنا
اگر چار عاقل بالغ مردوں نے زنا کے فعل خاص پر شہادت دے دی اور وہ گواہ قاضی
کے ہاں بھی معتبر ثابت ہوئے تو اگر وہ زناکار شادی شدہ ہوں تو ان کو سنگسار کیا جائے۔
**متوسطے:۔** اگر عورت حاملہ ہو تو اس کو حمل پیدا ہونے پر سنگسار کیا جائیگا۔ اگر گواہ تو نہ ہوں
مگر خود مجلس قاضی میں چار دفعہ اقرار کرے تو تب بھی یہی حکم ہے اور اگر کنوارے ہوں تو پھر ان
کی سزا سو درے ہے۔ سنگسار کرنے کے بعد ان پر غسل و کفن کے بعد نماز جنازہ پڑھی جائے۔

زنا پر شہادت کے بیان میں اگر ایک ماہ کا عرصہ گزر گیا تو پھر قبول نہ ہوگی۔

(۲) اگر کسی عاقل بالغ بولنے والے اور نظر والے نے کم از کم دس درہم محفوظ جگہ سے خفیہ طور پر اٹھا لئے تو اگر دو گواہ گواہی دے گئے یا اس نے خود اقرار کر لیا تو اگر اس نے چوری شدہ مال واپس کر دیا تو اب اس پر حد لازم نہیں ہے ورنہ مدعی کے مطالبے پر اس کا دایاں ہاتھ کلائی سے کاٹ دیا جاویگا۔ اور اگر پھر بھی کی تو پھر بایاں پاؤں کاٹ دیا جائیگا اور اس کے بعد بھی باز نہ آیا تو قید کر دیا جائے تا آنکہ توبہ کرے۔

جو لوگ ڈاکہ زنی کا کام کرتے ہیں ان کی سزائیں مختلف ہیں۔

(۱) قتل کر دیا مگر مال نہ لوٹا۔ تو ان کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔

(۲) مال بھی لوٹا اور قتل بھی کیا تو اب ان کو بھی قتل کیا جاویگا۔

(۳) اگر مال بھی نہ لوٹ سکے اور قتل بھی نہ کیا تو فقط قید کیا جاوے تا آنکہ توبہ کریں۔

(۴) کسی عاقل بالغ نے اگر شراب پی اور اس کے منہ سے بو آئی۔ دو گواہوں کی گواہی یا اس کے اقرار پر جب کہ اس کا نشہ اتر گیا۔ اسی (۸۰) دُرے مارے جائیں گے۔

(۵) اگر کسی عاقل بالغ مسلمان نے کسی پاک دامن مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائی اور اس نے اس سے حد کا مطالبہ کیا۔ باقاعدہ شہادت پیش کی۔ یا اس نے خود ہی اقرار کر لیا تو اس کو اسی دُرے مارے جائیں گے۔

## تعزیر کا حکم

جن جرائم میں شریعت نے کوئی خاص سزا مقرر نہیں فرمائی ان میں جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں۔ تعزیر میں کوڑے مارنا کم از کم تین اور زیادہ

سے زیادہ انتالیس۔ قید کرنا۔ عارضی طور پر مال ترق کرنا۔ اور کلمات ناشائستہ کہنا۔ طمانچہ مارنا۔ گوشمالی کرنا۔ سب درست اور جائز ہیں بشرطیکہ کلمات ناشائستہ ہیں گالی اور تہمت کے الفاظ نہ ہوں۔ ضروری دفعات درج ذیل ہیں۔

(۱) تعزیر یا حد سے اگر مجرم مرگیا تو کسی پر تاوان نہ ہوگا۔

(۲) حد اور تعزیر توبہ سے معاف نہیں ہوتیں۔

(۳) تعزیر صرف مسلمان ہی کو دی جاسکتی ہے۔ ذمی اور مستامن کو نہیں۔

(۴) تعزیر میں قید کرنا بھی درست ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے اپنے دورِ حکومت میں مجرموں کو قید کیا تھا مثلاً مندرجہ ذیل صورتوں میں قاضی کو اختیار ہے کہ ان کو قید کرے۔

(۱) جس پر چوری اور قتل وغیرہ کا الزام ہو۔

(۲) جو کسی عورت یا لڑکی کو لے جائے۔

(۳) مشہور چور کو کسی خاص واقعہ چوری کے بغیر بھی قید کیا جاسکتا ہے۔

(۴) جو آدمی لوگوں کو نشہ آور اشیاء پلا کر مال چھین لے۔

## عدالت شرعیہ

قاضی اس عاقل بالغ ذی علم مسلمان کا نام ہے جسے حکومت نے فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔ بشرطیکہ نہ تو اندھا ہو اور نہ ہی کسی پر تہمت لگانے کی وجہ سے سزا یافتہ ہو۔ حکم اس انسان کو کہا جاتا ہے جسے مدعی اور مدعا علیہ دونوں اپنے کسی فیصلے میں تسلیم کر لیں حکم اور مفتی میں بھی ان ہی شروط کا ہونا ضروری ہے۔ جو قاضی میں ہونی چاہئیں ورنہ

اس کا فیصلہ جاری نہ ہوگا۔ نیز مدعی اور مدعا علیہ فیصلہ صادر کرنے سے پہلے اس حکم سے رجوع کر کے دوسرے آدمی کو حکم مقرر کر سکتے ہیں۔ حکم تمام منازعات میں مقرر ہو سکتا ہے مگر حدود اور قصاص کے لئے صرف قاضی ہی کا فیصلہ مستند ہوگا۔ قاضی میں مندرجہ ذیل اوصاف ہوں۔ طرفین کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور ان سے ایک ہی طرح کا برتاؤ کرے۔ فریقین میں سے کسی سے تحفہ وغیرہ اگر پہلے سے راہ و رسم نہ ہو تو قبول نہ کرے۔ ان اخلاق اور عادات کا مظاہرہ نہ کرے۔ اگر قاضی یا حکم نے اپنے اقرباء مثلاً والدین یا اولاد کے حق میں فیصلہ کر دیا تو وہ درست نہ ہوگا۔ ان کے خلاف فیصلہ درست سمجھا جائیگا۔

نوٹ:۔ بعض معاملات میں عرف کے لحاظ سے بھی قاضی فیصلہ کر سکتا ہے مثلاً جہیز کے متعلق اگر جھگڑا ہو تو جو سامان عورت کے مناسب ہے اس کو دے گا۔ اور جو مرد کے ہے اس کو دے گا۔

نوٹ:۔ جو حدود خالصہ حدود اللہ ہیں ان میں قاضی کا اپنا علم دلیل نہیں ہو سکتا جبکہ شہادت نہ ہو۔ مثلاً اگر قاضی کو دوسرے ذرائع سے یہ علم ہے کہ ملزم نے زنا کیا لیکن شہادت نہ ہو تو حد نہ لگے گی۔

# دعویٰ

ہر عاقل بالغ یا سمجھدار انسان دعویٰ کر سکتا ہے مگر دعویٰ کے جواز کی چھ شرطیں ہیں (۱) عدالت (۲) مدعیٰ علیہ کا موجود ہونا (۳) یقینی الفاظ سے دعویٰ کرنا۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ مجھے خیال ہے کہ اس نے میرے روپے دینے ہیں تو دعویٰ درست نہ ہوگا (۴) جس

وہ چیز کا دعویٰ ہے وہ پائی جائے مثلاً اگر یہ دعویٰ کیا کہ اس کے پاس میرا سونے کا پہاڑ ہے تو درست نہ ہوگا۔ (۵) وہ چیز معلوم ہو (۶) مدعا علیہ کے پاس موجود بھی ہو۔

جب مدعی نے قواعد کا لحاظ رکھتے ہوئے دعویٰ دائر کر دیا۔ تو قاضی مدعا علیہ سے پوچھے گا۔ اگر اس نے دعویٰ مان لیا تو فیصلہ دے دے گا۔ ورنہ مدعی سے گواہ طلب کرے گا۔ اگر گواہ دعویٰ کے مطابق گواہی دے گئے تو قاضی فیصلہ کر دے گا ورنہ مدعٰی علیہ پر قسم آئے گی۔ اگر مدعٰا نے طلب کی۔

نوٹ:۔ اگر مدعی پر دعویٰ قرض کا کیا تو بلا مطالبہ بھی اس کو قسم دی جائے گی۔

## شہادت

شہادت کے لئے عاقل بالغ اور یادداشت کا ہونا ضروری ہے۔ مسلمان ہونے کے ساتھ بالغ ہونا بھی ضروری ہے۔ عادل وہ ہے جو بڑے گناہوں سے بچے اور جس کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہوں۔ اگر قاضی نے فاسق کی شہادت پر فیصلہ کیا تو فیصلہ نافذ ہو جائیگا۔ ضروری واقعات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حقوق اللہ میں بلا طلب کرنے کے بھی شہادت کا ادا کرنا واجب ہے۔ (جیسا کہ رمضان کے چاند کی شہادت) بلا عذر تاخیر کرنے پر شہادت دینے والا فاسق ہو جائے گا یعنی تاخیر کی وجہ سے شہادت قبول نہ ہوگی۔

(۲) شہادت دیتے ہوئے لفظ شہادت کا ادا کرنا ضروری ہے۔

(۳) حدود اور قصاص میں صرف مردوں کی شہادت ہی قبول ہوگی اور جن معاملات کی اطلاع صرف عورتوں ہی کو ہو سکتی ہے۔ مثلاً لڑکی کا کنوارپن رہا اس میں عورتوں

کی شہادت کافی ہے اور اس کے بغیر نکاح۔ طلاق۔ بیع و شرا وغیرہ میں مردوں اور عورتوں دونوں کی شہادت درست ہے۔ رمضان کے چاند کے لئے اگر آسمان میں بادل وغیرہ ہو تو ایک آدمی کی شہادت بھی کافی ہے۔ اسی طرح کسی کلام کا مترجم اور کسی کام کے لئے بھیجا ہوا ایک آدمی بھی کافی سمجھا جائے گا۔

(۴) گواہ کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ مگر ذمی کی شہادت ذمی پر اور مستامن پر قبول ہو سکتی ہے اور مستامن کی شہادت صرف اسی مستامن پر قبول ہو سکتی ہے۔ جو ایک ملک کے ہوں۔

نوٹ:۔ ذمی کسی اسلامی ملک کے شہری غیر مسلم کا نام ہے۔ اور مستامن اس غیر مسلم کا نام ہے جو دوسرے ملک سے اسلامی ملک میں تجارت وغیرہ کے لئے باجازت آیا ہوا ہو۔

(۵) قریبی رشتہ داروں کی باہم کاروباری شریکوں کی شہادت ایک دوسرے کے نفع کے لئے قبول نہ ہوگی۔ ہاں نقصان میں قبول ہو سکے گی۔

(۶) گواہ کے لئے لازم ہے کہ جس چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ اسی کے متعلق شہادت دے۔ مگر

نسب۔ موت۔ نکاح میں سنی ہوئی بات پر شہادت دے سکتا ہے۔ اور بیع۔ اقرار۔ غصب۔ قتل میں سنی ہوئی اور دیکھی ہوئی پر بھی شہادت دے سکتا ہے

(۷) جو گواہ جھوٹی گواہی دے اسے مشہور کیا جاوے تاکہ لوگ اس سے محفوظ رہیں اگر ایک مقدمہ کا فیصلہ ہونے کے بعد انہوں نے گواہی سے رجوع کر لیا۔ تو اس مال کے ضامن ہوں گے۔

# ترجیح شہادت

اکثر اوقات مدعی اور مدعا علیہ دونوں کی طرف سے شہادتیں پیش کی جاتی ہیں اس لئے ان میں سے کسی ایک کی شہادت کو قبول کیا جاتا ہے چند ضوابط یہاں لکھے جاتے ہیں۔ تفصیل ناصر المغانی والقضاۃ مؤلفہ علامہ قاضی محمد غلام جیلانی نور اللہ مرقدہ میں مطالعہ کر سکتے ہیں۔ یہاں چند مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

ایک آدمی نے دوسرے پہ دعویٰ کیا کہ جو گھوڑا تیرے پاس ہے یہ چھ ماہ ہوئے مجھ سے گم ہو گیا تھا۔ اس نے جواب میں کہا۔ کہ میں نے پانچ ماہ ہوئے خریدا ہے۔ دونوں نے شہادت پیش کر دی تو مدعی کی شہادت کو ترجیح ہو گی۔

(۲) اگر عورت نے دعویٰ کیا کہ میرا خاوند مالدار ہے اور شہادت پیش کر دی۔ خاوند نے تنگدستی پر شہادت پیش کر دی تو عورت کی شہادت قبول ہو گی۔ اسی طرح جہاں مالداری اور عزت کا مقابلہ ہو گا تو مالداری ہی کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) خاوند نے گواہ پیش کیے کہ اس لڑکی کے باپ نے اس کا نکاح اس کی نابالغی میں مجھ سے کر دیا تھا۔ اور عورت نے گواہ پیش کیے کہ اس کے باپ نے اس کا جبراً نکاح کر دیا۔ یہ بالغ تھی تو لڑکی کی شہادت قبول ہو جاوے گی۔

(۴) عورت نے گواہ پیش کیے کہ جب میرا خاوند فوت ہوا میں اس کے نکاح میں تھی۔ ورثاء نے گواہ پیش کیے کہ خاوند نے اس کو موت سے پہلے طلاق کر دیا تھا۔ عورت کے گواہوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(۵) ایک آدمی نے گواہ پیش کر دیئے کہ میں نے جس سے یہ زمین لی ہے وہ

عاقل اور سمجھ دار ہے مگر بالغ کے بھائی نے شہادت پیش کر دی کہ نہیں وہ مخبوط الحواس ہے اور ہیں اس جگہ وصی ہوں تو اس کی شہادت مقبول ہو گی۔

(۶) اگر کسی سودے کی درستی اور فاسد ہونے میں اختلاف ہو جائے اور دونوں بھائی شہادت پیش کر دیں تو درستی پر شہادت کو ترجیح ہو گی۔

(۷) خاوند نے دعوی کیا کہ میں نے عورت سے خلع کر لیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے تو عورت کا قول معتبر ہو گا۔ (مگر طلاق ہو جائے گی)

(۸) خاوند کی غریبی اور مالداری کے اختلاف پر نان و نفقہ میں خاوند کا قول معتبر ہو گا۔

# ذبح اور شکار

اگر کسی مسلمان مرد یا عورت نے خواہ نابالغ ہی کیوں نہ ہو دھار دار چیز سے کسی حیوان کو جب بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا تو اس کا گوشت اور چمڑا پاک ہو جائے گا۔ انسان اور خنزیر کے بغیر اسی کو شریعت کی اصطلاح ... ذکاۃ کہتے ہیں اور یہ دو قسم ہے۔ اختیاری اور اضطراری۔ پہلی قسم تو یہ ہے کہ چھاتی اور گلے کے درمیان (گردن) سے چار رگیں کاٹ دی جائیں اور اگر تین بھی کٹ جائیں تو کافی ہے۔

**فائدہ:۔** بسا اوقات ذبح کرنے کے بعد حیوان تڑپتا نہیں اس لئے خیال ہوتا ہے کہ شاید ذبح نہ ہوئی ہو اس لئے یہ سمجھ لیں کہ ذبح کے بعد خون کا نکلنا کافی ہے

(۳) عوام میں یہ چیز مشہور ہے کہ عقدہ (گرہ) اگر نیچے چلی جائے تو حیوان حرام ہے۔ یہ بات بھی غلط ہے اگر تین رگیں کٹ گئیں اور خون بہہ نکلا تو وہ ذبیحہ حلال ہے۔ اگرچہ گرہ اوپر ہو یا نیچے۔

ذبح اضطراری:۔ کسی جانور کو شکاری کتے یا اور کسی طریقہ سے شکار کرنا اس کا زخمی ہو جانا ضروری ہے۔ اگر شکاری نے بسم اللہ کہہ کر گولی چلائی یا سکھلائے ہوئے کتے وغیرہ کو چھوڑا۔ تو جو شکار ان کو زخمی حالت میں ملے اگر اس میں حیات باقی ہو تو ذبح کرنا ضروری ہے اگر شکار پہلے ہی مر چکا ہو۔ تو حلال ہے۔ بندوق کا شکار اگر ذبح کرنے سے پہلے مر جائے تو نہ کھائے۔ دریائی شکاروں میں صرف مچھلی حلال ہے۔ اس کی ذبح کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی حیوان ذبح کرنے والوں کو دور سے مارتا ہو تو اس کو بھی اضطراری طریقہ پر نیزہ وغیرہ سے ذبح کرنا جائز ہے۔

# قربانی

جو شخص عید قربان کے دن کم از کم چالیس روپے کا مالک ہو اس پر قربانی کرنی واجب ہے۔ جس کا وقت نماز عید سے کر ۱۲ تاریخ کی شام تک ہے۔ اونٹ پانچ سال کا اور گائے بیل بھینس دو سال کی اور بکرا ایک سال کا ہونا ضروری ہے۔ قربانی کے جانور میں عیب نہ ہونا چاہیئے۔ گائے بیل بھینس اور اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ سات سے کم بھی کریں تو درست ہے۔

فائدہ:۔ اگر دو آدمیوں نے بھول کر ایک دوسرے کا جانور ذبح کر دیا تو بھی درست ہے۔

(۲) قربانی کے لئے گرانے وقت اگر جانور میں عیب ہو گیا تو بھی قربانی درست ہے قربانی کے لئے ذبح کرنا ضروری ہے۔ قیمت کے ادا کرنے سے قربانی نہ ہوگی۔

# قسمیں

کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کو مؤکد کرنا قسم کہلاتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) غموس :- کسی گزری ہوئی بات کے متعلق جھوٹی قسم اٹھانا۔

(۲) منعقدہ :- کسی آنے والے کام کے کرنے یا نہ کرنے کے لیئے قسم اٹھانا۔

(۳) لغو :- اپنے خیال کے مطابق گزری ہوئی بات پر صحیح قسم اٹھانا۔

پہلی میں توبہ کر دینا کافی اور ضروری ہے۔ دوسری میں یا تو تین دن کے روزے رکھے اور یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ضروری دفعات درج ذیل ہیں۔

(۱) قسم اللہ تعالیٰ کی کسی نام گرامی یا کسی صفت کے ساتھ اور قرآن مجید کی قسم بھی نافذ ہو سکتی ہے۔

(۲) جس کام کے کرنے سے عاجز ہو اگر اس پر قسم اٹھائی مثلاً یہ کہا کہ میں ضرور آسمان پر چڑھوں گا ورنہ بیوی طلاق ہے تو بھی طلاق ہو جائے گی۔

(۳) کسی گناہ کے کرنے پر قسم اٹھائی اور اس کو توڑ دے اور کفارہ ادا کرے۔

(۴) اگر کسی کے ساتھ کلام کرنے اس کو کپڑے پہنانے اس کے پاس جانے کی قسم اٹھائی ہو تو یہ اس کی زندگی تک ہے اگر اس کے مرنے کے بعد اس کے گھر گیا یا کلام کی تو حانث نہ ہوگا اور غسل دینا یا اٹھانا یا ہاتھ لگانا یہ زندگی اور موت دونوں صورتوں میں قسم کو توڑ دیں گے۔

(۵) جو کام اس کا نام لیئے یا اس کی طرف نسبت کرنے بغیر ہو سکے تو اس پر اگر قسم اٹھائی۔ اگر خود نہ کیا کسی اور کو حکم دیا تو حانث نہ ہوگا۔ اور جو اس کے ذکر

یا نسبت کے بغیر نہ ہو سکے اس پر حانث ہو جائیگا۔ مثلاً یہ کہا کہ واللہ میں یہ گائے نہ بیچوں گا تو اگر کسی اور کو بیچنے کا حکم دے دیا کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ اور اگر یہ کہا کہ واللہ میں نکاح نہ کروں گا۔ اب چاہے خود نکاح کرے۔ یا کسی دوسرے کو نکاح کے لئے ذریعہ بنائے تو کفارہ دینا ہوگا۔ اس لئے کہ نکاح میں جب تک اس کی طرف نسبت نہ ہو گی وہ نکاح درست ہی نہ ہو سکے گا۔

## تقسیم

اگر چند آدمی جو ایک چیز کے مالک ہوں وہ اس چیز کو تقسیم کرنا چاہیں اور اس کے تقسیم کرنے سے کسی ایک کا نقصان بھی نہ ہو تو یہ تقسیم جائز ہے اور اگر اس تقسیم سے بعض کا نقصان ہو مگر پھر بھی اس کی تقسیم پر راضی ہو مثلاً چکی، کنو میں کا تقسیم کرنا تب بھی تقسیم جائز ہے۔ حصوں میں قرعہ ڈالنا مستحب ہے۔ اور اگر فائدہ اٹھانے کی خاطر تقسیم کی گئی جس کی وجہ سے کمی بیشی کا احتمال نہ ہو تب بھی جائز ہے۔ جیسا کہ سوار ہونا یا رہائش کرنی۔

**فائدہ** - ایک شخص نے تقسیم کے بعد اپنا حصہ لے بھی لیا اور پھر بھی کہتا ہے کہ یہ تقسیم غلط ہوئی ہے تو اس کا دعوی قابل سماع نہ ہوگا جب تک کہ دلیل نہ پیش کر سکے

## اکراہ

دو قسم پر ہے ایک تو یہ کہ کسی کو قتل یا کسی عضو کے تلف کی دھمکی دے کر کوئی کام کرائے اس کو ملجی کہتے ہیں۔ اس اکراہ سے جو کام کرایا گیا اس کو

فسخ کر سکتا ہے۔ اور اگر اس کراہ کی وجہ سے اس نے مردار کھا لیا یا زنا کیا۔ یا کلمہ کفر کہہ دیا۔ تو ان سب صورتوں میں وہ مجرم نہیں ہے اور دوسرا اکراہ غیر ملجی ہے جس میں محض قید کرنے یا مار پیٹ کا ڈر دیا جائے۔ اس صورت میں اس کا تصرف نافذ ہو جائے گا۔

# حظر و اباحت

شریعت نے جس کام کے کرنے سے منع فرمایا ہے اس کو حظر کہا جاتا ہے اور جس کو جائز فرمایا ہے اس کا نام اباحت ہے۔

مرد کے لئے چار انگل سے زیادہ کی مقدار والا ریشمی کپڑا پہننا ممنوع ہے ریشمی پٹی اور ازار بند مکروہ ہے۔ زرد رنگ اور سرخ رنگ کا لباس بھی مردوں کو پہننا مکروہ ہے۔ سونے چاندی کا زیور بھی مرد کے لئے منع ہے۔ اگرچہ چاندی کی انگوٹھی اور اس میں عقیق وغیرہ جواہرات ہوں تو جائز ہے۔ انگوٹھی میں اللہ اور رسول ؐ کا نام، اپنا نام نقش کرانا جائز ہے۔ دانتوں کو چاندی کی تار سے باندھنا جائز ہے کسی غیر محرم کو پہلی اتفاقی نظر کے بغیر نہ دیکھے۔ جس عورت کے ساتھ نکاح کا ارادہ ہو اس کا چہرہ دیکھنا درست ہے۔ کسی عورت کا دوسری عورت کو زیر ناف سے لے کر گھٹنوں تک دیکھنا درست نہیں ہے۔ ویسے بھی فاسقہ فاجرہ عورت سے شریف عورت کو پردہ کرنا چاہیئے۔ مسجد میں معتکف کے سوا دوسرے آدمی کو سونا۔ کھانا پینا مکروہ ہے۔ غیر مسلم کا مسجد میں آنا منع نہیں ہے۔ چارپاؤں کا خصی کرنا درست ہے۔ مگر انسانوں کا خصی کرنا حرام ہے۔ خچر کی نسل پیدا کرنا درست ہے۔ غیر مسلموں

کے عبادات خانوں کی مرمت درست ہے۔ شطرنج وغیرہ کھیلنا مکروہ تحریمی ہے جس جگہ انسانوں کے لئے غلہ اور حیوانوں کے لئے گھاس کی ضرورت ہو ان چیزوں کا بند کر دینا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر سوداگروں نے غلہ کا نرخ گراں کر دیا ہو۔ اس میں کوئی تصرف کیا ہو تو حکومت کو نرخ مقرر کرنے کا حق حاصل ہے۔ جمعہ کے دن حجامت وغیرہ کرنا مستحب ہے۔ ہفتہ میں ایک دفعہ غسل کرنا مستحب ہے۔ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے۔ خط کا سلام پڑھ کر جواب دینا واجب ہے۔ کسی بیمار کی عیادت، جنازہ پر جانا۔ دفن تک وہاں رہنا۔ چھینک مارنے والوں کو یرحمک اللہ کہنا ہر مسلمان کو سلام دینا حقوق اسلامی میں سے ہے۔

# مملکت اسلامیہ کے شہریوں کے مالی فرائض

مسلمانوں کو زکوٰۃ عشر۔ صدقہ۔ فطر دینا ضروری ہے۔ جس کی تفصیل گزر چکی ہے اور غیر مسلم اگر جزیہ دینا قبول کرے اس کو ذمی کہا جاتا ہے۔ وہ ملکی قوانین میں مسلمانوں کی طرح ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی رعایت مسلمانوں سے بھی زیادہ کی جاتی ہے۔ مثلاً مسلمان اس کی جان و مال آبرو کے محافظ ہو جاتے ہیں۔ جزیہ بھی ہر ذمی پر نہیں۔ مثلاً مذہبی پیشوا۔ بچہ بے عقل۔ پاگل۔ طویل المرض۔ اندھا۔ فالج زدہ۔ بہت بوڑھا۔ شل۔ عورت ان میں سے کسی غیر مسلم پر بھی جزیہ نہیں ہے۔ مالدار ذمی پر بارہ روپے سالانہ اور متوسط پر چھ روپے اور غریب پر تین روپے سالانہ ہے فائدہ۔ ہر ذمی مالدار وہ ہے جس کے پاس اڑھائی ہزار روپیہ پاکستانی ہو۔

اور متوسط وہ جس کے پاس پچاس روپوں سے زیادہ ہو۔ اور فقیر وہ جس کے پاس پچاس سے کم ہوں یا بالکل ہی نہ ہوں۔

(۲) اگر کسی غیر اسلامی ملک کا غیر مسلم اسلامی ملک میں تجارت وغیرہ کے لئے آئے تو ایک سال تک اس پر جزیہ وغیرہ نہ لگایا جائے گا۔ اگر سال سے زیادہ رہا۔ تو اس پر جزیہ لگایا جائے۔

(۳) اگر کوئی ذمی پھر واپس غیر اسلامی ملک میں چلا گیا تو اب وہ ذمی باقی نہ رہے گا۔

**باغی**:۔ اسلامی ملک میں باغی دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو امام المسلمین سے بغیر کسی صحیح وجہ کے بغاوت کرے۔ اگر وہ ایک آدمی ہو تو اس کو قید کر دیا جاوے اور اگر پوری جماعت ہو اور وہ فوج کشی کریں۔ تو پھر حکومت پر ان کا قتل کرنا واجب ہے اور اگر فوج کشی نہ کرے ان کے شبہات کا ازالہ کرے۔ اگر باز نہ آئے قتل کر دے۔ مگر ان کی بیویاں اور بچے قید نہ کئے جائیں۔ اور جو مال وہ حکومت کے ٹیکس کی حیثیت سے وصول کر چکے ہوں وہ دوبارہ نہ لیا جائے۔

**دوسرے** باغی وہ ہیں جو دین اسلام کو چھوڑ کر دوسرے کسی نبی کی اطاعت کریں۔ ان کو شریعت کی اصطلاح میں مرتد کہا جاتا ہے۔ حکومت ان کو تین دن تک مہلت دے کر ان کے شبہات دور کرے۔ اگر اسلام نہ لائیں۔ تو ان کو قتل کر دیا جائے مرتد کے انسانی احکام (جن میں مذہب کا زیادہ دخل نہیں) نافذ ہوں گے مثلاً شفعہ کو تسلیم کر لینا۔ اور جن میں مذہب کو دخل ہے وہ نافذ نہ ہوں گے مثلاً نکاح۔ ذبح۔

**فائدہ**: عورت اگر مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کیا جاوے گا بلکہ قید کیا جاوے گا۔

اور اس کے سب تصرفات نافذ ہوں گے ۔

# جہاد

اگر امن ہو تو جہاد فرض کفایہ ہے ۔ اگر ایک جماعت بھی جہاد کر رہی ہو تو سب بری الذمہ ہوں گے اور اگر دشمن نے مسلمانوں کے کسی فوجی مرکز پر حملہ کر دیا تو وہاں کے اردگرد والے مسلمانوں پر فرض ہو جائے گا ۔ مرد و زن دونوں جو بالغ و عاقل ہیں ان پر فرض ہو جائیگا ۔ جہاد کی تیاری میں بیت المال کی ساری رقم صرف کر دی جائے گی اور اگر ضرورت ہو تو امام کو اختیار ہے کہ وہ وقف کی آمدنی کو بھی بطور قرض لے کر کام میں لائے ۔ جب اسلامی لشکر کسی ملک پر حملہ آور ہو تو ان کو اسلام کی دعوت دے ۔ اگر قبول کر لیں تو بہتر ورنہ ان کو جزیہ کا حکم دے ۔ اگر قبول کر لیں تو ان کے ملکی حقوق مسلمانوں کے برابر ہوں گے ۔ ورنہ ان پر ہر ممکن طریقہ سے حملہ کر دے اور تمام قوت سے اسلام کا نام بلند کرے مگر عورت ۔ بچے ۔ اندھے ۔ لنگڑے ۔ طویل المرض کو چھوڑ دے ۔ ہاں اگر یہ صاحب رائے ہوں تو پھر نہ چھوڑے ۔ دھوکہ نہ کرے ۔ لاش کا مثلہ نہ کرے ۔ اگر بادشاہ صلح میں بہتری سمجھے تو صلح کرے ۔ جو مال غنیمت ملے اس میں سے ۱/۵ حصہ اللہ کے نام پر فقراء و مساکین کو دے باقی بیت المال میں (آج کل کے لحاظ سے) دیدے ۔

فائدہ (۱) نابالغ اندھے لنگڑے مریض پر جہاد فرض نہیں ہے ۔

(۲) کوئی مسلم کسی غیر اسلامی ملک میں تجارت وغیرہ کے لئے اگر چلا گیا ۔ تو اس کو وہاں دھوکہ ۔ چوری وغیرہ کرنا حرام ہے ۔

(۳) اگر کسی مسلمان عاقل بالغ مرد یا عورت کسی ایک غیر مسلم کو یا زیادہ کو امان

دے دیا تو درست ہے۔ اگر حکومت اسے درست نہ سمجھے تو اس غیر مسلم کو اطلاع دے دے۔

# وصیّت

دو قسم ہے ایک تو یہ ہے کہ کسی کو اپنی موت کے بعد کسی چیز کا مالک کرنے کی وصیت کرنا اور دوسری یہ کہ کسی کو اپنے بعد اپنے مال اور نابالغ اولاد میں منتظم مقرر کرنا۔ پہلی کے لئے مندرجہ ذیل شروط ہیں:۔

(۱) وصیت کرنے والا (موصی) وصیت کرنے کا اہل ہو۔

(۲) اتنا مقروض نہ ہو کہ سارا مال ہی قرض میں لگ سکے۔

(۳) جس کے حق میں وصیت کر رہا ہو (موصی ) بھی وصیت کے وقت زندہ ہو اور وہ اس کا وارث اور نہ اس کا قاتل ہو۔

(۴) جس مال کی وصیت کر رہا ہے (موصی بہ ) ایسا مال ہو کہ جو اس کے بعد بھی باقی رہ سکے۔

(۵) مال متروکہ کے ⅓ حصے سے زیادہ ہونے پر وارثوں کی رضامندی ضروری ہے

فائدہ:۔ اگر کسی شخص نے جس وقت وصیت کی اس وقت وہ کسی چیز کا مالک نہ تھا مگر وہ موت سے پہلے وہ کسی مال کا مالک ہوگیا تو اب جس کے لئے وصیت کی تھی وہ اس میں سے ⅓ حصے کا مالک ہو سکے گا۔

(۶) کسی چیز کے نفع اٹھانے کی وصیت بھی جائز ہے۔ مثلاً کسی کے حق میں یہ وصیت کی کہ ہمیشہ میرے مکان میں اسے حق سکونت حاصل ہے۔

(۳) اس قسم کی وصیت مسلمان اور ذمی ایک دوسرے کے لئے کر سکتے ہیں۔

**وصیت** کی دوسری قسم میں اس کا مسلمان اور عادل ہونا ضروری ہے۔ ایک کو اور ایک سے زیادہ کو بھی مقرر کر سکتا ہے۔ جس کام میں چند آدمیوں کو وصیت کر جائے اس میں وہ دونوں اکٹھے ہی اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں مگر جن اموال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو اس میں اور چند دوسرے امور میں ایک کا عمل بھی نافذ ہو سکے گا۔

**فائدہ** :- عبادات مالیہ مثلاً (زکوٰۃ) اور عبادات مالیہ و بدنیہ (حج) کے لئے وصیت کرنا جائز ہے۔ نماز اور روزہ کے کفارہ کی وصیت اگر کر جائے۔ تو وارثوں پر ادا کرنا واجب ہے۔ ورنہ ثواب کا کام ہے۔ ایک نماز اور ایک روزے کا کفارہ دو سیر گندم ہے۔

# فرائض (میراث)

کسی انسان کے مرنے پر سب سے پہلے اس کے مال سے اس کی ضروری تجہیز و تکفین کی جائے پھر اس کا قرض ادا کیا جائے۔ جن میں سب سے مقدم اس کی بیوی کا حق مہر ہے۔ پھر اس کے مال کے ⅓ حصے سے اس کی وصیت جاری کی جائے۔ اس کے بعد مال کو اس کے ورثا میں تقسیم کیا جائے۔ اس کے مال کی تقسیم یوں ہو گی۔

**ذو الفروض** جن کے حصے قرآن شریف میں مقرر ہیں ان کی تشریح میں مفید ترین نقشہ اعرض ہے۔

| حصص | مستحقین | شروط |
| --- | --- | --- |
| آدھا $\frac{1}{2}$ | بالترتیب مستحق ہیں<br>شوہر کو ملتا ہے | اگر مرنے والی عورت کی اولاد نہ ہو۔ |
| | بیٹی " " | صرف ایک ہو اور بھائی نہ ہو۔ |
| | پوتی " " | حرف کہ بیٹا۔بیٹی۔پوتا نہ ہو۔ |
| | ہمشیرہ حقیقی " " | صرف ایک ہو اور میت کا باپ لڑکی لڑکا نہ ہو۔ |
| | " علاتی " " | جب کہ بصورت مذکورہ حقیقی ہمشیرہ نہ ہو۔ |
| چوتھا $\frac{1}{4}$ | بیوی " " | جب کہ خاوند کی اولاد نہ ہو۔ |
| | شوہر " " | جب کہ بیوی کی اولاد ہو۔ |
| آٹھواں $\frac{1}{8}$ | بیوی " " | جبکہ شوہر کا بیٹا۔بیٹی پوتا پوتی موجود ہو۔ |
| دو تہائی $\frac{2}{3}$ | بیٹیوں " " | دو سے زیادہ ہوں اور بھائی نہ ہو۔ |
| | پوتیوں " " | بیٹیاں اور پوتا موجود نہ ہو۔ |
| | حقیقی بہنوں " " | ایک سے زیادہ ہوں اور میت کی اولاد، باپ دادا نہ ہو |
| | علاتی " " | حقیقی بہنیں موجود نہ ہوں۔ |
| تیسرا $\frac{1}{3}$ | والدہ " " | میت کی اولاد اور دو بہن بھائی نہ ہوں۔ |
| | اخیافی بہن اور بھائی کو ملتا ہے | ایک سے زیادہ ہوں۔ |
| چھٹا $\frac{1}{6}$ | باپ کو ملتا ہے | میت کی اولاد ہو۔ |
| | والدہ " " | میت کی اولاد یا کسی قسم کے دو بہن بھائی ہوں۔ |
| | اخیافی بھائی " " | صرف ایک ہو |
| | " بہن " " | " " |

(۲) **عصبات :۔** ان کی تین قسمیں ہیں ۔

(۱) وہ جن کا تعلق میت سے کسی عورت کی وساطت سے نہ ہو ۔ مثلاً بیٹا ۔ پوتا دادا بھائی ۔ بھتیجا ۔

(۲) وہ عورت کہ کسی مرد کے ہوتے ہوئے اپنے حصے سے کم کی مالک ہو جائے ۔ مثلاً اگر بھائی نہ ہو تو بہن کا ۱/۲ حصہ ہے ۔ مگر بھائی کے ہوتے ہوئے وہ ۱/۳ کی مالک بطور عصبیت ہو گی ۔

(۳) جو عورت کسی دوسری عورت کی وجہ سے وارث بن سکے ۔ حقیقی بہن لڑکی کے ہوتے ہوئے ۔

(۳) **ذوالارحام :۔** عصبات کے بعد ذوالارحام وارث ہوتے ہیں ۔ ذورحم اس انسان کو کہتے ہیں کہ جن کے اور میت کے درمیان سلسلہ رشتہ داری کا تو قائم ہو مگر وہ متذکرہ بالا دونوں قسموں سے نہ ہوں ۔ مثلاً نانا ۔ بھانجے ۔

(۴) **محمل :۔** یعنی جس کو میت نے اپنا بھائی کہا ہو بشرطیکہ اس کا نسب بھی معلوم نہ ہو اور نہ ہی میت کے باپ نے اسے بیٹا ہونے کا اقرار کیا ہو ۔

(۵) **موصٰی لہ :۔** یعنی جس کے لئے ۱/۳ حصہ سے زیادہ کی وصیت ہو ۔

(۶) اگر یہ بھی نہ ہو تو سب مال **بیت المال** کو دیا جائے گا ۔

## چند ضروری دفعات درج ذیل ہیں :۔

(۱) اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا اور قتل ثابت ہو گیا تو قاتل مقتول کا وارث نہ ہو گا ۔

(۲) مسلمان غیر مسلم کا اور غیر مسلم مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا ۔

(۳) ماں باپ ، بیٹا بیٹی خاوند بیوی کبھی بھی محروم نہیں ہوتے ۔

(۴) وارث قریب کی موجودگی میں بعید کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۵) اگر ایک وارث کوئی خاص چیز لینی چاہے تو اس کے لئے سب وارثوں کی رضامندی شرط ہے۔ اسی کا نام تخارج ہے۔

(۶) ایک آدمی مرگیا۔ اس کی جائداد تقسیم کرنے سے پہلے دوسرا اس کا وارث بھی مرگیا تو اس وقت ترکہ کے تقسیم کرنے کو مناسخہ کہا جاتا ہے۔

(۷) بعض وقت میت کی بیوی حاملہ ہو جاتی ہے اس وقت حمل کے لئے لڑکے ہی کا اعتبار کیا جائیگا۔ اس حساب سے اگر لڑکا پیدا ہوا تو خیر ورنہ پھر تقسیم کی جائے گی۔

(۸) جس کی موت اور زندگی کا پتہ نہ ہو اس کو مفقود کہتے ہیں۔ مفقود کسی کا وارث نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک شخص مرگیا اور اس کے دو لڑکے موجود ہیں ایک لاپتہ ہے تو اس لاپتہ کو وارث قرار نہ دیا جائیگا۔ اگر واپس آگیا تو پھر مل جائیگا۔

(۹) چند رشتہ دار اکٹھے ڈوب گئے، جل گئے، یا زلزلہ وغیرہ میں ان کی موت اس طرح واقع ہوئی کہ پہلے مرنے والے کا پتہ نہ چلا تو یہ ایک دوسرے کے وارث نہ ہونگے

(۱۰) جس مال کا میت مالک ہو اس میں وراثت جاری ہو گی اور جس کا وہ اس وقت وارث ہی نہیں اس میں نہ ہو گی مثلاً پنشن جس کے نام ہو گی اس کو ملے گی۔

تنبیہ:۔ اگر کسی وارث کو اپنی زندگی میں زیادہ حصہ دے دیا تو درست ہے، مگر وہ گنہ گار ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس کسی وارث کے نام صحت میں ساری جائداد کرنا درست ہے مگر گنہ گار ہوگا۔ بعض ورثاء بہنوں سے بخشوا لیتے ہیں۔ یہ ہرگز درست نہیں۔ وارثوں کے حصے خداوند تعالیٰ نے خود فرما کر ان کو مالک قرار دے دیا ہے

اس لئے جب تک ان کو حصہ علیحدہ کر کے مالک نہ بنایا جاوے۔ ان کا کوئی تصرف درست نہ ہوگا۔

بعض لوگ کسی مرد کے مر جانے پر اس کی عورت کو دوسرا خاوند کر لینے سے پہلے خاوند کی جائداد سے محروم سمجھ لیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ شرعاً وہ اس کی وارث ہے خواہ دوسرا خاوند کرے یا نہ کرے۔

# مسئلہ بنانے کی صورت

میراث کا مسئلہ ۲ سے کم اور ۲۴ سے زیادہ نہ ہوگا۔ ۲-۳-۴-۶-۸-۱۲-۲۴ اصول مسئلہ ہے۔ اگر کسی صورت میں ان سے تقسیم درست نہ ہو سکی اور زیادہ کرنے کی ضرورت ہو تو اس کو عول کہتے ہیں۔ ایک عورت کا وارث اس کا خاوند اور دو بہنیں ہیں۔ اصل میں تو چھ حصے اس کے مال کے ہو جاویں گے۔ ۳ خاوند کو ملیں گے اور باقی دو بہنوں کو۔ مگر میراث میں کسر نہیں آتی اس لئے سات سے مسئلہ بن جائیگا ۳۔ خاوند کو اور دو دو بہنوں کو ملیں گے اور اگر کم کرنے کی ضرورت ہو۔ اس کا نام رد ہے۔ مثلاً ایک آدمی کا وارث اس کی ماں اور دو بیٹیاں ہیں۔ تو اصل مسئلہ ۶ سے ہوگا۔ والدہ کو ۱/۶ دینے کے بعد دونوں لڑکیوں کو ۲/۳ یعنی چار دیئے گئے تو اب پھر ایک بچ گی۔ اس لئے مسئلہ پانچ سے بنا دیا جائے گا۔ ایک والدہ کو اور دو ایک بہن کو اور دو دوسری بہن کو دیئے جائیں گے۔

میت کے سب وارثوں میں سے جس وارث کا سب سے کم حصہ ہو گا۔ اسی کے عدد سے مسئلہ بنایا جائے گا۔ مثلاً ایک آدمی مرگیا۔ اس کی بیٹی۔ بیٹا۔ ماں رہ گئی۔ تو چونکہ ماں کا حصّہ چھٹا ہے اس لئے کل مال کے چھ حصّے کردیئے جائیں گے۔ مسئلہ چھ سے بنے گا۔

**نوٹ**:۔ وراثت کے سب مسائل قانونی شکل میں رسالہ "آئینِ وراثت" میں ملاحظہ فرمادیں جو چوتھی دفعہ شائع ہوا ہے۔

# مَفقُود

جس کی موت و حیات کا پتہ نہ ہو۔ اس کو مفقود کہا جاتا ہے۔ اگر چار سال تک اس کی خبر نہ ملے۔ تو اس کی عورت ثبوت کے بعد اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ وہ کسی کا وارث نہ ہو سکے گا۔ اور نہ ہی اس کے مال کا کوئی وارث ہو گا بلکہ قاضی اس کے مال کی حفاظت کے لئے انتظام کرے گا۔ اگر اس کا کوئی منتظم نہ ہو۔

# خنثیٰ

دو قسم ہے۔ مشکل اور غیر مشکل۔ پہلا وہ ہے۔ جس میں نہ تو مرد کی علامت ہے اور نہ ہی عورت کی ہو۔ یا دونوں کی ہوں۔ یہ نماز میں مردوں اور

عورتوں کی صفوں کے درمیان کھڑا ہو اور اس کو میراث میں عورت کے لحاظ سے حصہ ملے گا۔ دوسرا وہ ہے کہ جس کے ساتھ علامت تو مرد و زن کی ہو مگر وہ صرف مرد کے آلۂ تناسل سے پیشاب کرتا ہو۔ تو اس کے ساتھ اسی نوعیت کا معاملہ کیا جائیگا۔ جس کی علامت سے آگے سے پیشاب کیا اور اگر دونوں ہی سے کرے تو جس سے پہلے پیشاب نکلے گا وہی حکم ہوگا۔ اور اگر دونوں سے ایک ہی دفعہ نکل آئے گا تو پھر وہ خنثیٰ مشکل ہے جس کا حکم گزر چکا۔

# وقف

کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ملک میں کر دینے کا نام وقف ہے۔ وقف کرنے والے کا عاقل بالغ ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ غیر مسلم ہو۔ مندرجہ ذیل شرط کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) وقف کرنے والا جس چیز کو وقف کر رہا ہو وہ اس کی ملک ہے۔

(۲) وہ چیز معلوم اور متعین ہو۔

(۳) واقف مقروض نہ ہو۔

(۴) کسی غیر کا حق اس سے متعلق نہ ہو مثلاً مال مرہونہ۔

(۵) جس چیز کو وہ وقف کر رہا ہے وہ محل وقف بھی ہو سکے مثلاً مکان زمین وغیرہ چند ضروری دفعات یہ ہیں۔

(۱) اگر ایسے الفاظ سے وقف کیا ہو۔ جو وقف کے معنی پر دلالت کرتے

ہوں تو نیت کا اعتبار نہ ہو گا۔ ورنہ نیت کی ضرورت ہے۔

(۲) جونہی وقف کرنے والے نے وقف کا اعلان کر دیا۔ اب اس کی ملکیت اس پر نہ رہے گی۔

(۳) اگر کسی نے مسجد بنائی تو اس میں نماز باذان و اقامت جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے اس کی ملکیت دُور ہو جائے گی۔

(۴) اگر کنواں۔ مقبرہ وغیرہ تیار کر کے وقف کا اعلان کر دیا۔ تو وقف ہو جائے گا۔

(۵) جو زمین قبرستان کے لئے وقف کی تھی اس میں ایک میت بھی دفن کرنے سے وقف ثابت ہو جائے گا۔

(۶) جس زمین کو لگان نہ ادا کرنے کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہو۔ اس کو وقف کرنا درست نہیں ہے۔

(۷) وقف ہونے والی زمین سے لگان معاف ہو جائے گا۔

(۸) وقف امیروں اور غریبوں دونوں کے لئے کر سکتا ہے۔

(۹) بنی ہاشم پر وقف کرنا درست ہے۔

(۱۰) کسی غیر مسلم کا وقف اسی صورت میں درست ہو سکتا ہے کہ جس کام کے لئے وقف کر رہا وہ دینی لحاظ سے اس کے اور اسلام میں قابل ثواب ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ وصحابہ اجمعین

قاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہ

در سفر ریل مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء ۲۲ شعبان ۱۳۷۶ھ

آئین وراثت
اسلام میں وراثت کا قانون جس قدر ضروری ہے
اسی قدر مشکل بھی ہے کتاب آئین وراثت میں اسکو
آسان الفاظ میں پیش کیا گیا ہے جو اس قدر مقبول
ہوا کہ اب پانچویں بار شائع ہو رہا ہے کتاب
اس قابل ہے کہ ہر مسلمان کے پاس رہے خصوصاً
بنیادی جمہوریت کے ہر ممبر صاحب کے لئے اس
کا مطالعہ ضروری اور مفید ہے۔
ملنے کا پتہ
محمد سلیمان قادری دارالاشاعت
کیمبل پور